Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۳۵ | مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۱ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۶ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے ؛

۱۸ ستمبر ۔ کاہنوواں ضلع گورداسپور کے احمدیہ جلسہ میں شمولیت کے لئے جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت وتبلیغ ۔ جناب میر قاسم علی صاحب ۔ جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور دوسرے کئی اصحاب گئے ۔

مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی ۱۷ ستمبر کشمیر کمیٹی کے کام کے سلسلہ میں شملہ تشریف لے گئے ؛

گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کے حقوق

کے متعلق

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی تقریریں

لنڈن ۱۵ ستمبر ۔ مولانا فرزند علی صاحب امام مسجد لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کل فیڈرل کمیٹی کی پہلی میٹنگ میں جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے تقریر کی ۔ اور گزشتہ کام پر تبصرہ کرتے ہوئے اس بات پر خاص زور دیا ۔ کہ جب تک فرقہ وار مسئلہ کا تصفیہ نہیں ہوتا ۔ اور مسلمانوں کے مطالبات کے متعلق منصفانہ رویہ اختیار نہیں کیا جاتا ۔ مسلمان کسی کانسٹی ٹیوشن کی تعمیر پر ہرگز رضامند نہ ہونگے ؛

۱۶ ستمبر کو امام صاحب موصوف نے حسب ذیل تار ارسال کیا ہے :-

آج فیڈرل کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے مسلمانوں کے اس مطالبہ پر خاص طور پر زور دیا ۔ کہ ہر دو فیڈرل چیمبروں میں ریاستوں اور خاص مفاد کے نمائندوں کو ملا کر نمائندگان کی تعداد سے مسلمانوں کی نیابت ⅓ ضرور ہونی چاہیئے ۔ اور اس کے ماتحت تجویز کیا ۔ کہ اپر چیمبر میں برطانوی ہند کے نمائندے صوبجاتی لیجسلیچر سے منتخب کئے جائیں ۔ اور ریاستوں کے نامزدگی کے ذریعہ اور لوئر چیمبر کے لئے برطانوی ہند اور ریاستوں کے نمائندے براہ راست انتخاب کے ذریعے لئے جائیں ؛

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اجلاس سیالکوٹ کی اہم قراردادیں

مسلمانانِ کشمیر اپنے نمائندوں کے عہد کی پابندی کریں

اور

نمائندگان فوراً مطالبات پیش کر دیں

مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی تحریر فرماتے ہیں:۔

۱۲۔ اور ۱۳ ستمبر کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک اجلاس سیالکوٹ میں منعقد ہوا جس میں متعدد دیگر قراردادوں کے علاوہ مندرجہ ذیل قراردادیں بھی باتفاق آراء منظور ہوئیں:۔

۱۔ اس امر کو تسلیم کرنے کے باوجود کہ حال ہی میں مسلم نمائندگان اور ریاست کشمیر کے درمیان جو فیصلہ ہوا ہے۔ وہ مسلم مفاد کے منافی ہے۔ یہ کانفرنس اعلان کرتی ہے۔ کہ جب تصفیہ ہو چکا ہے تو کشمیر کے تمام ہوا خواہوں اور ہمدردوں کو اس عہد کی پابندی کرنی چاہیئے۔ جو مسلم نمائندگان کر چکے ہیں۔ اور اس قسم کے افعال سے اجتناب کریں۔ جن سے پُرامن فضا میں خلل پیدا ہونے کا احتمال ہو۔

۲۔ یہ کمیٹی مسلم نمائندگان کشمیر سے سفارش کرتی ہے۔ کہ موجودہ صورتِ حالات کے مدت دراز تک قائم رکھنے سے احتمال ہے کہ کشمیری مسلمانوں کے مقاصد کو نقصان پہونچے۔ اس لئے انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے مطالبات حتی الامکان بہت جلد ریاست کشمیر کے پیش کریں۔ اور اسے آگاہ کر دیں۔ کہ اگر ان مطالبات پر مناسب غور کرنے کے بعد ایک مہینہ کے اندر تسلی بخش فیصلہ نہ کیا گیا۔ تو مفاہمت کالعدم سمجھی جائے گی۔

۳۔ افسوس کا مقام ہے۔ کہ ریاست کشمیر شرائط صلح کا مناسب احترام نہیں کر رہی۔

۴۔ مسلمانانِ کشمیر سخت ظلم وستم میں مبتلا ہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ موجودہ مفاہمت کا آخری کیا انجام ہو۔ اس لئے پہلے سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ سرمایہ فراہم کیا جائے۔ کیونکہ سخت ضرورت ہے۔ کہ کشمیر کے ہزاروں مسلمان خاندانوں کو جو گزشتہ فسادات کے دوران میں بالکل تباہ و برباد ہو گئے۔ فوری امداد بہم پہونچائی جائے نیز انہیں تیار رہنا چاہیئے۔ کہ نئی صورت حالات کے جو مستقبل میں رونما ہو سلسلہ میں فوری کارروائی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

۵۔ اگر ریاستِ کشمیر مسلمانانِ کشمیر کے ساتھ تسلی بخش فیصلہ کرنے پر آمادہ نہ ہو سکے۔ تو موجودہ پروگرام میں مندرجہ ذیل امور کا اضافہ کیا جائے:۔

الف۔ تمام ایسے ہندو اخبارات کا مقاطعہ کیا جائے۔ جو مسلمانان کشمیر کے مقاصد کو نقصان پہونچانے کے لئے روزمرہ غلط اور بے بنیاد افواہیں شائع کرتے ہیں۔

ب۔ مسلمانان کشمیر سے سفارش کی جائے۔ کہ اگر ریاست ان کے مطالبات مقررہ میعاد کے اندر منظور نہ کرے۔ تو وہ دیوانی اور مالی تنازعات کے تصفیہ کے لئے اپنی پنچائتیں قائم کریں۔

ج۔ ایسے فوجداری مقدمات جو قابل دست اندازی پولیس نہ ہوں۔ انہیں پنچائتوں کے ذریعہ سے فیصلہ کیا کریں۔

د۔ ریاست کشمیر کے طول و عرض میں رضاکار بھرتی کئے جائیں۔ جن سے فوجی دستور کے مطابق اپنے افسروں کی کامل متابعت کرنے کے حلف لئے جائیں۔ ان رضاکاروں کی تنظیم بھی فوجی اصول پر ہو۔ اور اس غرض کے لئے وہ فوجی نظام کے ماہر ہو جائیں۔ علاوہ بدنی و اخلاقی ترقی کریں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ باقاعدہ فوجی قواعد کریں۔ امتیازی نشان کے طور پر کسی قسم کا بِلّہ لگائیں۔ چونکہ قوانین ریاست کی رو سے اخبارات کی اشاعت انجمنوں کے قیام اور آزادیٔ تقریر کی ممانعت ہے۔ جو آزادیٔ ضمیر کے منافی ہے۔ نیز چونکہ ان قواعد کی موجودگی میں مسلمانان کشمیر رائے عامہ کے ذریعہ اور عام جذبات کے ذریعہ سے حکومت پر اثر ڈالنے کے معقول مواقع سے محروم کر دیئے گئے ہیں اور وہ اپنے دینی بھائیوں کی حالت کو فروغ دینے یا بہتر بنانے کے قابل نہیں۔ اس لئے ریاست کو باقاعدہ نوٹس دینے کے بعد ریاست کے تمام حصص میں اخبارات جاری کئے جائیں۔ انجمنیں قائم کی جائیں اور عام تقریریں جب اور جہاں ضرورت ہو کی جائیں۔ کوشش کی جائے۔ کہ مسلمانوں کی تعلیمی، مذہبی، اقتصادی اور اندرونی تنظیم کو فروغ دیا جائے۔ اور ریاست کے تشدد آمیز اور خلاف انصاف قوانین

کی کوئی پرواہ نہ کی جائے۔

و۔ اسلام قبول کرنے والے اشخاص کی ضبطیٔ جائداد کے احکام نہایت غیر منصفانہ اور خلافِ انسانیت ہیں۔ جب تک یہ قوانین منسوخ نہیں ہوتے۔ مقامی مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ نومسلموں کی جائداد کی مناسب حفاظت کریں۔

ز۔ اگر مندرجہ بالا ذرائع اختیار کرنے پر جو بالکل درست اور واجب ہیں۔ حکومتِ کشمیر مسلمانوں پر تشدد کرنے لگے۔ تو آل انڈیا کشمیر کانفرنس کمیٹی کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے مظلوم برادران کشمیر کی روپیہ اور دیگر جائز ذرائع سے جو ان کے اختیار میں ہوں۔ امداد کریں۔

۶۔ یہ کمیٹی پُر زور الفاظ میں اس امر کی تاکید کرتی ہے۔ کہ موجودہ ہنگامی صلح کے دوران میں مسلمان اپنی سرگرمیاں فراہمی سرمایہ تک محدود رکھیں۔ اور مقامی کشمیر کمیٹیاں قائم کر کے اور دیگر پُرامن ذرائع سے کشمیریوں کی ہمدردی ظاہر کریں۔ اور ایسے امور سے اجتناب رکھیں۔ جن سے امن کی فضا میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہو۔

بنگال پروونشل احمدیہ کانفرنس

تمام احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ۲۲۔۲۳۔۲۴۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو صوبہ بنگال کے احمدیوں کا سالانہ جلسہ بمقام برہمن بڑیہ ضلع تپرہ منعقد ہونے والا ہے۔ اس جلسہ میں تقریروں کے علاوہ آئندہ سال کی کارروائی کا پروگرام تیار کیا جائے گا۔ اگر کوئی دوست کسی تجویز کو جلسہ میں پیش کرنا چاہیں۔ تو ایجنڈا میں اس کو داخل کرنے کے لئے جہاں تک جلد ہو سکے۔ خاکسار کے پاس ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ کیونکہ جو تجاویز ایجنڈا میں شامل نہیں ہونگی۔ ان کو مجلس میں پیش کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ تمام احمدی دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ آتے وقت اپنے ساتھ غیر احمدی اصحاب کو لانے کی بھی کوشش فرمائیں۔

علاوہ اس کے پنجاب اور ہندوستان کے احمدی دوستوں خصوصاً احمدی لیکچراروں کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ اگر وہ ہمارے جلسہ کی مقررہ تاریخوں میں تشریف لا کر ہمیں سلسلہ کی خدمت کرنے کے طریق بتائیں تو ہم خاص طور سے ان کے ممنون ہونگے۔ جو دوست ایک ہفتہ قبل جلسہ میں شریک ہونے کی اطلاع دیں گے۔ ان کی رہائش کے لئے خاص انتظام کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ خاکسار سید احمد سکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ مقام برہمن بڑیہ ضلع تپرہ۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے متعلق پہلے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ وہ پہلی کوٹھی میں ہی ہوگا لیکن بعض حالات کے ماتحت سے چھوڑنا پڑا ہے۔ اور دوسری کوٹھی موسومہ الفیض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

سیالکوٹ کے جلسۂ عام میں ایک فتنہ پرداز گروہ کی شرمناک حرکات

سامعین پر اشرار کی سنگ باری

احمدیوں نے اپنے گرم گرم خون سے ضبط اور استقلال کا ثبوت پیش کیا

جیسا کہ گزشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ ۱۳ ستمبر کو ساڑھے نو بجے شب کشمیر کمیٹی سیالکوٹ کے ایک جلسۂ عام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر رکھی گئی تھی۔ جلسہ کے لئے قلعہ کا وسیع میدان تجویز کیا گیا۔ آٹھ بجے سے ہی لوگ جوق در جوق وہاں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور حسب تجویز حکیم عبدالحکیم صاحب جو سیالکوٹ کے باا ثر شرفاء میں سے ہیں۔ فرائض صدارت سرانجام دینے کے لئے سٹیج پر تشریف لا کر صدارتی تقریر کرنے لگے تو اشرار کے ایک گروہ نے جو فتنہ و فساد کی غرض سے جلسہ گاہ میں بھیجا گیا تھا۔ سخت شور برپا کر دیا۔ یہ دیکھ کر صاحب صدر نے اس خیال سے کہ اذا قری القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا کی تعمیل ہر مسلمان پر واجب ہے۔ ایک مقامی حافظ صاحب کو قرآن کریم کی تلاوت کے لئے کھڑا کیا۔ تا یہ نخفظ اسلام کے مدعیان خاموش ہو جائیں۔ لیکن ان لوگوں کو خدا و رسول سے تعلق ہی کیا تھا۔ انہیں تو اپنے آقایان ولی نعمت کے احکام کی تعمیل کرنی تھی۔ کیونکہ عطاء اللہ بخاری اور اسی قماش کے دوسرے علاوہ ان اسلام والمسلمین کے پیش نظر جن کا مقصد ہی ہر اسلامی تحریک کو نقصان پہنچا کر کانگرس اور ہندوؤں کا حق نمک ادا کرنا ہے مسلمانوں کے ایک عظیم الشان جلسہ میں ابتری پیدا کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے شور و شر کر کے ہا و ہو کے نعرے بلند کرتے ہوئے ایک دوسرے کو دھکیل کر بیٹھے ہوئے پر امن حاضرین پر پھینکنا شروع کر دیا۔ تا لوگ منتشر ہو جائیں۔ یہ دیکھ کر پولیس نے ان لوگوں کو ان کے ساتھ مجمع سے چند فٹ پیچھے ہٹا دیا۔ جہاں کھڑے ہو کر انہوں نے بے ہودہ گو اس کے ساتھ ساتھ جلسہ گاہ میں سنگباری بھی شروع کر دی ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی جلسہ گاہ میں تشریف نہ لائے تھے۔ فتنہ پردازوں اور لفنگوں کی ٹولی کی شرارتیں۔ اور خلاف انسانیت و شرافت حرکات دیکھ کر منتظمین جلسہ نے حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ چونکہ سخت خطرہ کی حالت پیدا ہو گئی ہے۔ اور نقصان کا احتمال ہے۔ اس لئے آپ تشریف نہ لائیں لیکن حضورؑ نے اس خطرہ کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کی۔ اور فوراً پتھروں کی اس شدید بارش کے دوران میں ہی سٹیج پر تشریف لے آئے چونکہ مفسد اور فتنہ پرداز ٹولی یہ سمجھ رہی تھی۔ کہ وہ اپنی شرمناک حرکات سے جلسہ کو درہم برہم کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ اور فتنہ و فساد کے نہ ختم ہونے والے اسباب جو اس نے پیدا کر رکھے ہیں۔ بلکہ اپنی طرف سے فساد شروع بھی کر رکھا ہے۔ اسی سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گی۔ اس لئے جب اس نے دیکھا۔ کہ اسے یہ مقصد حاصل نہیں ہوا اور وہ انسان جس کی تقریر سننے کے لئے ہزارہا انسان جمع ہوئے ہیں۔ مردانہ وار جلسہ میں آگیا ہے۔ تو اس ٹولی نے اپنی کمینگی اور شرارت کا انتہائی مظاہرہ کرنا اور بہت زیادہ زور اور شدت کے ساتھ پتھر برسانا شروع کر دیئے۔ چونکہ تمام احمدی اکٹھے سٹیج کے ارد گرد بیٹھے تھے۔ اس لئے فتنہ پرداز ٹولی کا نشانہ وہی بنے۔ اس وقت خدام نے حضورؑ کے ارد گرد حلقہ بنا لیا۔ اور چھتریاں تان لیں۔ مگر پتھروں کا اس قدر زور تھا۔ کہ باوجود اس کے تین پتھر حضورؑ کے ہاتھوں پر آکر لگے۔ اور احمدی خوش نصیب کوئی ایسا ہو جسے چوٹ نہ آئی ہو پچیس۔ تیس کے قریب احمدیوں کو شدید زخم آئے۔ اور ان کے کپڑے خون سے تر بتر ہو گئے۔ احمدیوں کو سخت چوٹیں آ رہی تھیں۔ اور سب سے زیادہ تکلیف دہ پہلو یہ تھا۔ کہ ظالم اور سفاک فتنہ پرداز چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی سخت زخمی کر رہے تھے۔ لیکن باوجود اس کے ایک بھی احمدی نہ تو اپنی جگہ سے ہلا۔ اور نہ کسی قسم کا اضطراب ظاہر کیا۔ تمام احمدی اپنے اولوالعزم امام کے ساتھ نہایت مردانگی اور حوصلہ کے ساتھ پتھر کھا کر مومنانہ وقار اور استقلال کا ثبوت پیش کرتے رہے۔ اور ہر لحظہ اللہ اکبر اور اسلام زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے پتھروں کا سارا زور حضورؑ کے ارد گرد تھا۔ کیونکہ بد باطن ٹولی آپ کو گزند پہونچانا چاہتی تھی۔ اور آپ خطرہ کے مونہہ میں تھے چنانچہ باوجود خدام کی جاں نثارانہ حفاظت کے تین دفعہ آپ پر پتھر آکر پڑے۔ مگر جب اس خطرہ کو دیکھ کر منتظمین جلسہ نے آپ کو مشورہ دیا کہ یہاں سے ہٹ جانا چاہیئے۔ تو آپ نے نہایت جوش کے ساتھ اسے رد فرما دیا۔ اور خطرہ کی کوئی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے تقریر کئے بغیر جانے سے انکار کر دیا۔ اگرچہ ساری شرارت آپ کو نقصان پہونچانے کے لئے کی گئی تھی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے آپ کی معجزانہ طور پر حفاظت فرمائی۔ اور بد باطن لفنگے سخت ناکام رہے ۔

غرض جب پتھروں کی بارش پورے زور پر تھی۔ تو احمدیوں کے کسی ایک بچہ نے بھی خطرہ کو محسوس کر کے اپنی جگہ سے ہٹنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ تمام لوگ نہایت صبر و سکون کے ساتھ پتھر کھاتے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے رہے۔ یہ حالت ایک گھنٹہ سے زیادہ تک جاری رہی اس دوران میں ۲۵-۳۰ احمدی ایسے شدید طور پر مجروح ہوئے۔ جنہیں ہسپتال پہونچانا ضروری ہو گیا۔ چنانچہ انہیں موٹر میں بٹھا کر ہسپتال لے جانے کا انتظام کیا گیا۔ اور مہذب دنیا یہ سن کر سیالکوٹ کے ان غنڈوں کی کمینگی پر ماتم کرے گی۔ کہ ان مدعیان شجاعت و بسالت نے زخمیوں سے بھری ہوئی موٹر پر بھی پتھر برسائے۔ اور اس کے شیشے وغیرہ توڑ ڈالے۔ اتنے لمبے عرصہ تک ہنگامہ خیزی اور فساد انگیزی کے باوجود پولیس کی گارد جو جلسہ سے قبل وہاں آچکی تھی۔ کہیں نظر نہ آتی تھی۔ اور اس نے فتنہ پردازوں کی حد سے بڑھی ہوئی شرارتیں دیکھنے کے باوجود انہیں روکنے کی قطعاً کوئی کوشش نہ کی۔ گویا اس کا وجود اور عدم وجود برابر تھا۔ بلکہ ہمیں معتبر لوگوں نے بتایا ہے۔ کہ بعض فرمہ دار پولیس افسر مفسدوں کی مدد کر رہے تھے۔ اور بعض لوگوں کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ انہوں نے خود اپنے کانوں سے سنا۔ کہ بعض پولیس افسر اور سپاہی پتھر مارنے کی تحریک کرتے رہے تھے ۔

موجود الوقت پولیس کی اس مجرمانہ غفلت کو دیکھ کر لوکل کشمیر کمیٹی کے بعض معزز ارکان نے ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اس حالت سے اطلاع دی۔ اور وہ دونوں صاحبان موٹر میں وہاں پہونچ گئے۔ اُن کے آتے ہی انسپکٹر آن ڈیوٹی بھی کہیں سے نکل کر ادھر اُدھر گھومتے ہوئے نظر آنے لگے۔ افسران مذکور نے شرارت کرنے والوں کو ان کی شرمناک حرکات سے باز رکھنے کی دیانتدارانہ کوشش کی اور ادھر اُدھر چکر لگا کر انہیں روکتے رہے۔ لیکن چونکہ بعض کمینہ فطرت شریر درختوں کے اوپر چڑھے ہوئے تھے۔ اور عورتوں کی طرح چھپ چھپ

کر حملے کر رہے تھے۔ اس لئے ڈپٹی کمشنر وغیرہ کی آمد پر بھی ان کی شرارت کا سلسلہ بند نہ ہوا؛

یہ حالت دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔اے سے ارشاد فرمایا۔ کہ جاکر افسروں سے کہدیا جائے۔ اگر وہ ان لوگوں پر قابو نہیں پا سکتے۔ تو ہمیں اجازت دیں۔ ہم خدا کے فضل سے چند منٹوں کے اندر اندر ان کے حواس درست کر سکتے ہیں۔ احمدی جو اس موقعہ پر دو اڑھائی ہزار سے تعداد میں کم نہ تھے۔ نہایت جوش کی حالت میں تھے۔ اور اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مسلسل اور متواتر صبر و سکون کے ساتھ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کی ہدایات نے ان کو جکڑا ہوا نہ ہوتا۔ تو اس رات سیال کوٹ کی سرزمین کچھ اور ہی نظارہ دیکھتی۔ جب احمدی چپ چاپ بیٹھکر زخمی ہو رہے تھے۔ اور اپنے بھائیوں کو لہولہان دیکھ کر اپنے کمسن بچوں کو زخم کھا کر گرتے دیکھ کر اور اپنے زخمیوں میں لحظہ بہ لحظہ اضافہ پا کر بے مثال حوصلہ اور استقلال کا اظہار کر رہے تھے۔ تو اشرار کو ان کی فتنہ پردازی سے روکنا ان کے لئے کچھ بھی مشکل نہ تھا۔ وہ ہاتھ ہلائے بغیر زخمی ہونے پر ہر عزیز چیز سے عزیز تر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اپنے بچاؤ کے لئے اشرار کا مقابلہ کرنے کو ترجیح دیتے۔ اور اس طرح ہر تکلیف کو اپنے لئے راحت محسوس کرتے۔ لیکن انہوں نے اس موقعہ پر بھی اپنے امام کی اطاعت اور فرمانبرداری کا نہایت اعلےٰ نمونہ دکھایا۔ اور اپنی امن پسندی کا اپنے تازہ بتازہ اور گرم گرم خون سے ثبوت پیش کرتے رہے؛

آخر جب شرارت حد سے بڑھ گئی۔ اور باوجود اعلےٰ حکام کی موجودگی کے رکتی نظر نہ آئی۔ تو مولانا درد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت ڈپٹی کمشنر کے پاس گئے اور اس سے گفتگو شروع کی۔ چونکہ زخمی متواتر اس کے پاس سے گزر رہے تھے۔ اور وہ بھی سمجھ چکا تھا۔ کہ اس سے زیادہ احمدیوں کی صبر آزمائی کا امتحان کرنا خطرناک نتائج پیدا کرے گا۔ اس لئے اس نے پانچ منٹ کے اندر اندر فتنہ پردازوں کو منتشر ہونے کا حکم دے دیا ہم سمجھتے تھے۔ یہ لوگ جو اس قدر جوش دکھا رہے ہیں۔ بغیر مار کھانے کے بلکہ بغیر بعض کے مارے جانے کے ہرگز نہیں ہٹیں گے۔ لیکن ہماری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب ہم نے دیکھا۔ کہ جنگ کے بلند بانگ نعرے لگانے والے اور اپنی شجاعت و بسالت سے دنیا کو زیر و زبر کر دینے کے دعویدار دُم دبا کر ایسے بھاگے۔ کہ مڑ کر پیچھے دیکھنے کی بھی جرأت نہ کر سکے۔ اور دو منٹ کے اندر اندر میدان ان شریروں سے بالکل صاف ہو گیا ؛

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور ایسی زوردار اور مؤثر تقریر فرمائی۔ کہ سب لوگ نہ صرف اپنے زخموں اور چوٹوں کو بھول گئے۔ بلکہ نہایت لطف و سرور محسوس کرنے لگے تقریر کے دوران میں سیال کوٹ کے شرفاء اور نیک طینت لوگ آخر تک موجود رہے۔ یہ تقریر انشاء اللہ العزیز بہت جلد الفضل میں شائع کی جائے گی۔ تقریر کے دوران میں ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس موٹر میں اِدھر اُدھر گھومتے رہے۔ اور اختتام پر ڈپٹی کمشنر صاحب نے خود حاضر ہو کر حضورؓ سے اس ہنگامہ کے متعلق اظہار افسوس کیا۔ اور سپرنٹنڈنٹ صاحب اپنی موٹر میں بیٹھ کر حضورؓ کی فرودگاہ تک ساتھ گئے ؛

اشرار کی اس شرارت اور احمدیوں کے صبر و استقلال اپنے خلیفہ کے لئے جذبۂ فداکاری اور خطرناک سے خطرناک حالات میں اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کے احکام کی تعمیل و اطاعت کے جوش سے سیال کوٹ کے شریف النفس اور سمجھ دار لوگ بے حد متاثر ہوئے۔ چنانچہ ان میں سے کئی ایک نے خود حاضر ہو کر مبارکباد عرض کی اور فتنہ پردازوں کی شرارت کے متعلق اظہار نفرت کیا۔ ایک معزز مولوی صاحب نے جو مذہبی لحاظ سے شدید اختلاف رکھتے ہیں۔ جلسہ کے اختتام پر فرودگاہ پر آکر حضورؓ کو مبارکباد دی۔ اور کہا۔ آپ لوگوں نے آج ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقعہ بہم پہونچایا ہے ؛

الغرض خدا تعالےٰ نے شریروں کو ان کے ناپاک مقاصد میں ناکام رکھ کر ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اولوالعزمی کے طفیل شاندار کامیابی عطا کی۔ الحمد للہ علےٰ ذالک

ان ایام میں جماعت احمدیہ سیال کوٹ کے تمام افراد نے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ اور حضور کے ہمراہی خدام کو آرام پہونچانے کی پوری پوری کوشش کی۔ نوجوان والنٹیروں نے جو اپنی خاص وردیوں میں ملبوس تھے۔ نہایت سرگرمی سے کام کیا۔ دن رات حضورؓ کی فرودگاہ کے گرد اور دروازہ پر پہرہ دینے کے علاوہ دوسری خدمات بھی بجا لاتے رہے۔ اور اس جلسہ میں سخت خطرہ کے باوجود انہوں نے احمدی احباب کے ارد گرد لاٹھیوں سے حلقہ بنا لیا تا شریر لوگ ان میں گھس کر انتشار نہ پیدا کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو اجر عظیم عطا کرے اور قوم و ملت کی بیش از بیش خدمات بجا لانے کی توفیق بخشے ؛

ویدسے آریہ سماج کی عدم توجہی

ویدوں کو الہامی ثابت کرنے کے لئے آریوں کے واجستی اور ایم۔اے تک فوراً تیار ہو جائیں گے۔ اور بے سروپا طول و طویل مضامین آریہ اخبارات میں شائع کرنے شروع کر دیں گے۔ تمام دنیا کی نجات کا دارو مدار ویدوں کی تعلیم پر بتانے میں بھی پیش پیش نظر آئیں گے۔ تمام الہامی کتب کے مقابلہ میں ویدوں کو سب سے بلند درجہ دینے سے بھی نہ ہچکچائیں گے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ آریہ نہ تو خود ویدوں کے سربستہ رازوں سے آگاہ ہیں۔ اور نہ آگاہ ہونے کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اخبار آریہ ویر (۹ راگست) یہی رونا روتا ہوا لکھتا ہے :۔

"آریہ سماج خود ویدوں کی طرف کم توجہ دے رہا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ سالانہ ایک کروڑ کے قریب سارے بھارت ورش میں آریہ سماجی عمارات اور سکولوں پر خرچ کر دیتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ پر وید پرچار کے لئے رو پیٹ کر چند ہزار روپیہ جمع ہوتا ہے۔ وید پرچار کوش تقریباً خالی رہتا ہے۔ آریہ سماج میں اس وقت ایسے بھی آدمی پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کا وید پر وشواش نہیں رہا۔ آج تک یہ ویدوں کا مستند ترجمہ ہم کسی زبان میں شائع نہیں کر سکے۔ پھر جبکہ آریہ سماج خود ویدوں سے ایسا سلوک کر رہا ہو۔ وہاں وہ ہندوؤں میں ویدوں کے لئے کہاں شردھا پیدا کر سکتا ہے جس چیز میں ایک آدمی کا وشواش ہو۔ پریم ہو۔ وہ دوسروں کو بھی اس میں وشواش اور پریم اتپن کر سکتا ہے۔ لیکن جہاں خود شردھا نہ ہو۔ وہاں دوسرے کہاں وشواس کر سکتے ہیں"۔

جن لوگوں کا ویدوں کے متعلق اپنا یہ طریق عمل ہو۔ کیا انہیں حق پہنچتا ہے۔ کہ ویدوں کو کامل اور الہامی کتاب کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ ایسے لوگ ذرا وید کو کھول کر دیکھیں۔ اور دنیا کو دکھائیں تو سہی۔ کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ وہ لوگ جو کئی کئی کروڑ روپیہ سالانہ اِدھر اُدھر کے کاموں میں صرف کر دیتے ہیں کیا ان کے لئے ویدوں کا ترجمہ شائع کرنا کچھ مشکل ہے۔ اگر نہیں۔ اور قطعاً نہیں تو پھر کیوں آج تک شائع نہیں کیا جاتا کچھ تو ہے۔ جس کی پردہ داری ہے۔

گاندھی جی ہندوؤں کو غلبہ دلانے کے متمنی ہیں

گاندھی جی نے لنڈن میں پہونچکر اقلیتوں اور خاص کر مسلمانوں کے متعلق وہی فریب کارانہ رویہ اختیار کیا ہے۔ جو ہندوستان میں نہایت بُری طرح ناکام ہو چکا ہے۔ یعنی رائٹر کے نمائندہ سے ملاقات کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔" ہندو مسلم سوال مشکلات کا باعث ہے لیکن میں اس کے حل کی طرف سے مایوس نہیں ہوں میں ہمیشہ سے علانیہ کہتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کے تمام مطالبات دل سے ماننے کے لئے تیار ہوں۔ میں ایک خالی کاغذ پر دستخط کر کے مسلمانوں کو دیدونگا۔ کہ وہ جو بات حق خیال کرتے ہیں۔ لکھ دیں۔ پھر میں اس کے لئے لڑونگا"۔

اس فرسودہ اعلان کو دہرانے سے گاندھی جی کی غرض محض یہ ہے کہ انگلستان کے اخبارات اور وہاں کی پبلک کو ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق اپنی نیک نیتی اور فراخدلی کا یقین دلائیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ اس میں بھی انہیں قطعاً کامیابی نہ ہوگی۔ اور ان کے اصل اور صحیح ارادے ابھی سے اہل انگلستان پر ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ۱۲ر ستمبر کی خبر ہے۔ کہ لنڈن کے ایک نہایت بااثر اخبار ڈیلی میل نے اپنے افتتاحیہ میں لکھا ہے۔ "مسٹر گاندھی ہندوؤں کو ہندوستان میں تمام دوسری اقوام اور مذاہب پر غلبہ دلانے کے متمنی ہیں" یہ ہے وہ صحیح اندازہ۔ جو گاندھی جی کے متعلق ولائت میں لگایا جا رہا ہے۔ اور جوں جوں گاندھی جی کے خیالات اور رویہ کا انکشاف ہوتا جائے گا۔ ان کی مسلمانوں کے متعلق نیک نیتی اور فراخدلی کی حقیقت ظاہر ہوتی جائے گی ؛

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی عمر

"مرقع قادیانی" بابت ماہ جولائی ۱۹۳۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسّلام کے نشانات پر بحث کرتے ہوئے "منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری" نے اس الہام پر بھی نادانی سے اعتراض کیا ہے۔ جو حضرت اقدس کا اپنی عمر کے متعلق ہے۔ الہام الٰہی ثمانین حولاً او قریباً من ذالک کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسّلام نے تحریر فرمایا ہے:۔ "جو ظاہر الفاظ وحی کے متعلق ہیں۔ وہ تو چہتر ۷۴ اور چھیاسی ۸۶ کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں" (ضمیمہ نصرۃ الحق ص۹۷)

اس پر امرتسری معمار" لکھتا ہے:۔

"حوالہ بالا کی رو سے کم از کم مرزاجی کی عمر ۷۴ سال ہونی چاہیئے تھی۔ مگر مرزاجی کی عمر ۵۹ سال ہوئی۔ یعنی اپنے بتائے ہوئے وقت موت سے ۱۵ سال پہلے مر گئے"

یہ قول جس قدر کذب اور دروغ سے لبریز ہے۔ اس کے متعلق ہم سب سے پہلے مخالفین سلسلہ کی شہادت پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان میں سے بھی سب سے پہلے "اہل حدیث" کی شہادت پیش کرتے ہیں

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ۳ر مئی ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں لکھ چکے ہیں:۔

"مرزا صاحب کہہ چکے ہیں۔ میری موت عنقریب اسی سال کے کچھ نیچے اوپر ہے۔ جس کے سب زینے غالباً آپ طے کر چکے ہیں"

مطلب یہ کہ ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک اسی سال کے قریب قریب تھی۔ اور سنئے۔ تفسیر ثنائی جلد ۲ حاشیہ ص۱۰۲ پر جو ۱۸۹۹ء کی مطبوعہ ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"جو شخص ستر برس سے متجاوز ہو جیسے خود بدولت (مرزا صاحب) بھی ہیں"

گویا بقول مولوی ثناء اللہ صاحب ۱۸۹۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسّلام ستر برس کے تھے۔ پس آپ کی عمر اس حساب سے وفات کے قریب جو ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ ۷۹ سال کی بنتی ہے۔ پس الہام الٰہی کے پورا ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا پھر منشی محمد عبداللہ صاحب معمار نے تو یہ لکھا ہے کہ "کم از کم مرزاجی کی عمر ۷۴ سال ہونی چاہیئے تھی"۔ مگر اہلحدیث لکھ چکا ہے:۔

"خود مرزا صاحب کی عمر بقول اس کے پچھتر سال کی ہوئی" (۳۱ر جولائی ۱۹۰۸ء ص۳)

پس جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسّلام کی عمر ۷۵ سال ہوئی۔ تو یقیناً الہام الٰہی کے مطابق ہوئی۔

اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اپنے قول کے مطابق آپ کی عمر مولوی ثناء اللہ صاحب نے پچھتر سال قرار دی اب ایک اور شہادت بھی سنئے جس میں مولوی صاحب کا اپنا اقرار بھی یہی ہے۔ کہ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر ۷۵ سال کی تھی۔ مرقع قادیانی بابت فروری ۱۹۰۸ء میں لکھتے ہیں

"مرزا صاحب رسالہ اعجاز احمدی میں عبداللہ آتھم عیسائی کی بابت لکھتے ہیں۔ کہ اگر پیشگوئی سچی نہیں نکلی۔ تو مجھے دکھاؤ کہ آتھم کہاں ہے۔ اس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی۔ یعنی قریب ۶۴ سال کے (ص۳) اس عبارت سے پایا جاتا ہے۔ کہ عبداللہ آتھم کی موت کے وقت مرزا صاحب کی عمر ۶۴ سال کی تھی۔ آئیے اب ہم یہ تحقیق کریں۔ کہ آتھم کب مرا تھا۔ شکر ہے۔ کہ اس کی موت کی تاریخ بھی مرزا صاحب ہی کی تحریروں میں پائی جاتی ہے۔ مرزا صاحب رسالہ انجام آتھم ص۱ پر لکھتے ہیں (چونکہ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ر جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروزپور فوت ہو گئے) اس عبارت سے صاف معلوم ہوا۔ کہ ۱۸۹۶ء میں مرزا صاحب کی عمر ۶۴ سال کے قریب تھی۔ بہت خوب آئیے۔ اب یہ معلوم کریں۔ کہ آج ۱۹۰۸ء میں ۱۸۹۶ء کو گزرے ہوئے کے سال ہوئے۔ ہمارے حساب سے (اگر کوئی مرزائی غلطی نہ نکالے) تو گیارہ سال ہوتے ہیں۔ بہت اچھا۔ ۶۴ کے ساتھ گیارہ کو ملانے سے پچھتر سال ہوتے ہیں۔ تو ثابت ہوا۔ کہ مرزا صاحب کی عمر آجکل پچھتر ۷۵ سال ہے" ص۱۲

اس حساب سے جو خود مولوی ثناء اللہ صاحب نے لگایا واضح ہو گیا۔ کہ حضور کی عمر وفات کے وقت ۷۴ سال سے زیادہ تھی۔ اور الہام الٰہی میں بھی یہی تھا۔ کہ عمر چوہتر ۷۴ اور چھیاسی ۸۶ سال کے اندر اندر ہوگی +

ان شہادات کے علاوہ جو "اہل حدیث" اور مرقع قادیانی سے ماخوذ ہیں۔ اب ہم بعض اور شہادتیں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جو اس بات کی پرزور تائید کرتی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسّلام کی عمر الہام الٰہی کے مطابق ہوئی۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق ۱۸۹۳ء میں لکھا

"۶۳ برس کا تو وہ ہو چکا ہے"

اس کے بعد حضور قریباً ۱۵ برس زندہ رہے۔ جس کے مطابق عمر قریباً ۷۸ سال بنتی ہے۔

مولوی سراج الدین احمد صاحب سابق ایڈیٹر زمیندار نے بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسّلام کے پیرو نہ تھے۔ اپنے اخبار مورخہ ۲۸ر مئی ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر اس مضمون کا ایک نوٹ لکھا تھا۔

"مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۲۔۲۳ سال کی ہوگی۔ اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ جوانی میں نہایت صالح اور متقی اور بزرگ تھے" (بحوالہ عسل مصفی جلد ۲ ص۶۳۴)

اس شہادت کی رو سے اگر سمجھ لیا جائے۔ کہ ۱۸۶۱ء میں حضور کی عمر ۲۳ سال کی تھی۔ تو ۱۹۰۸ء میں ۷۰ سال کی بنتی ہے مگر شمسی ۷۰ سال قمری ۷۴ سالوں سے کسی قدر زیادہ ہی ہوتے ہیں پس اس طرح بھی آپ کی عمر کم از کم ۷۴ سال کی ضرور ثابت ہو جاتی ہے

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسّلام کی عمر بہر حال ۷۴ سال یا اس سے زیادہ ہوئی۔ پس امرتسری معمار کا یہ کہنا۔ کہ "آپ اپنے بتائے ہوئے وقت موت سے ۱۵ سال پہلے مر گئے" صریح جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔

مخالفین کی شہادات کے بعد اب ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اپنی شہادتیں بھی پیش کریں۔ حضور تریاق القلوب ص۶۸ پر فرماتے ہیں۔ "جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی۔ تو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا"

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کس سن ہجری میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام خدا تعالیٰ کے الہام سے مشرف ہوئے۔ اس کے لئے بھی ہمیں حضور کا ہی ایک حوالہ ملتا ہے۔ جو یہ ہے:۔

"یہ عجیب امر ہے۔ اور میں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں۔ کہ ٹھیک بارہ سو نوے ہجری میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۹۹)

گویا ۱۲۹۰ھ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر ۴۰ سال کی تھی پس ۱۳۲۶ھ میں جبکہ حضور کا وصال ہوا۔ ۷۶ سال حضور کی عمر ٹھہری جو عین الہامات کے مطابق ہے۔ اسی طرح ایک اور بھی وزن دار شہادت ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔ "میری طرف سے ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء کو ڈوئی کے مقابل پر انگریزی میں یہ اشتہار شائع ہوا تھا۔ جس میں یہ فقرہ ہے۔ کہ میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں۔ اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۷) گویا ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر ۷۰ سال کے قریب تھی۔ ۱۹۰۸ء میں حضور کی وفات ہوئی۔ اس لئے شمسی حساب سے حضور کی عمر ۷۵ سال کے قریب اور قمری حساب سے اس سے بھی دو سال زیادہ ٹھہری

دراصل چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخ پیدائش لکھی ہوئی نہ رکھی

تاریخ اسلام

جنگِ اُحد

جنگِ اُحد کیوں ہوئی؟

تاریخ اسلام میں جنگ احد ایک بہت مشہور جنگ سمجھی جاتی ہے۔ اس لڑائی کے لئے کوئی خاص وجہ پیدا نہ ہوئی تھی۔ بلکہ یہ بھی قریش کی طرف سے اس لئے شروع کی گئی تھی۔ کہ مسلمانوں سے جنگ بدر کا انتقام لیں۔ کشتگانِ بدر کے ماتم سے فارغ ہونے کے ساتھ ہی انہوں نے مسلمانوں پر دوبارہ چڑھائی کی عملی تیاری شروع کر دی بڑے بڑے مشہور شعراء کو بھیجا گیا۔ کہ وہ عرب میں اپنی آتش بیانی سے مسلمانوں کے خلاف آگ بھڑکائیں۔ حضرت عباس اگرچہ مسلمان ہو چکے تھے۔ مگر ابھی تک مکہ میں ہی قیام پذیر تھے۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور یہ تمام حالات تحریر کر کے ایک تیز رو قاصد کے ذریعہ روانہ کر دیئے۔ آپ نے تحقیق حالات کے لئے دو جرنیل بھیجے۔ جنہوں نے آ کر اطلاع دی۔ کہ قریش کے گھوڑوں نے مدینہ کی چراگاہ کو صاف کر دیا ہے۔ رات کا وقت تھا۔ اس لئے شہر کے تمام راستوں پر پہرے بٹھا دیئے گئے۔

مسلمانوں کی جنگ کے لئے تیاری

صبح کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ کیا۔ بعض کی رائے کا مشورہ تھا۔ کہ مدینہ میں پناہ گیر ہو کر مقابلہ کیا جائے مگر بعض اس پر جو شہر سے باہر نکل کر جنگ کرنے پر زور دیتے تھے۔ دونوں خیال کے اصحاب کی آراء سننے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں گئے۔ اور زرہ پہن کر تشریف لائے۔ جس کے معنے یہ تھے۔ کہ آپ مدینہ سے باہر نکل کر لڑیں گے۔ قریش پانچویں شوال ۳ھ کو مدینہ کے قریب پہنچے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے روز بعد نماز ایک ہزار جمعیت کے ساتھ شہر سے باہر نکلے۔ مگر عبد اللہ بن ابی اپنے تین سو آدمیوں کو لیکر بظاہر اس بہانہ سے واپس لوٹ گیا کہ ہماری رائے (پناہ گیر ہو کر مقابلہ کی) نہیں مانی گئی۔ لیکن دراصل اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ مسلمان جب ایک بڑے جتھہ کو واپس لوٹتے دیکھیں گے۔ تو وہ بھی بددل ہو کر مقابلہ سے منہ موڑ لیں گے۔ لیکن مسلمانوں پر اس کی شرارت کا کچھ اثر نہ ہوا۔ اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف سات سو صحابہ رہ گئے۔ جن میں سے ایک سو زرہ پوش تھے۔ احد کی پہاڑی کو جانب پشت رکھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صف آرائی کی چونکہ پشت کی طرف سے ایک پہاڑی درہ میں سے دشمن کے حملہ آور ہونیکا احتمال تھا۔ اس لئے آپ نے پچاس تیر اندازوں کا ایک دستہ وہاں متعین فرما کر اسے حکم دیا۔ لڑائی کی کوئی صورت ہو۔ وہاں سے نہ ہٹیں۔

آغازِ جنگ

سب سے پہلے قریش کا علم بردار طلحہ میدان میں نکلا۔ جس کا سر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک ہی وار میں تن سے جدا کر دیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا عثمان بڑھا۔ اور حضرت حمزہ کے ہاتھوں فی الفور قتل ہو گیا۔ اس پر عام لڑائی شروع ہو گئی۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ میں ایک تلوار لے کر فرمایا کون ہے۔ جو اس کا حق ادا کرے۔ بہتوں نے لے حاصل کرنے کی درخواست کی۔ مگر یہ سعادت ابو دجانہ کے حصہ میں آئی۔ جو عرب کے مشہور پہلوان تھے۔ انہوں نے اس کے ذریعہ کفار کی صفیں الٹ دیں۔ اسی طرح حضرت حمزہ اور حضرت علیؓ نے بھی بہت کارہائے نمایاں کئے۔

حضرت حمزہؓ کی شہادت

جبیر بن مطعم کا ایک حبشی غلام جس کا نام وحشی تھا۔ اس بات پر مامور تھا۔ کہ موقعہ پا کر حضرت حمزہ کو قتل کر دے۔ اس کارگزاری کے بدلہ میں اسے آزادی کا وعدہ دیا گیا تھا۔ وہ تاک میں بیٹھا تھا۔ جب حضرت حمزہ اس کے پاس آئے۔ تو اس نے پیٹ میں نیزہ مارا جس سے آپ آناً فاناً شہید ہو گئے۔

کفّار کی پسپائی اور مسلمانوں کی حکم عدولی

کفار کے علم بردار یکے بعد دیگرے کٹ کٹ کر گر رہے تھے۔ اس وجہ سے نیز شجاعانِ اسلام کے بے پناہ حملوں سے ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے اس وقت مسلمانوں نے مال غنیمت پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ یہ حالت دیکھ کر وہ تیر انداز جو درۂ پہاڑ پر متعین تھے۔ دشمن کی شکست دیکھ کر اپنی جگہ چھوڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ ان کے افسر عبد اللہ بن جبیر نے بہت روکا۔ مگر انہوں نے کہا ہمارے یہاں کھڑے ہونے کی غرض یہی تھی۔ کہ دشمن ادھر سے حملہ نہ کر دے۔ اب جبکہ اسے شکست ہو گئی ہے تو ہمارے یہاں رہنے کا کیا فائدہ ہے۔ عبد اللہ بن جبیر نے کہا۔ خواہ کچھ ہو۔ میں تو یہاں سے نہیں ہلوں گا۔ ان کے ساتھیوں نے ان کی بات نہ مانی اور چلے گئے۔

حکم عدولی کا نتیجہ

جب درہ خالی ہو گیا۔ تو خالد بن ولید جنہوں نے بعد میں اسلامی جرنیل کی حیثیت سے بہت بڑی ناموری حاصل کی۔ چند جانبازوں کے ساتھ پیچھے سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ مسلمان فتح کی خوشی منا رہے تھے۔ کہ عقب سے یک لخت تلوار برسنی شروع ہو گئی عجب بدحواسی چھا گئی۔ دونوں لشکر اس قدر قریب ہو گئے۔ کہ دوست و دشمن کی تمیز نہ رہی۔ اور خود بعض مسلمان مسلمانوں کے ہاتھ سے شہید ہونے لگے۔ مصعب بن عمیر نامی ایک صحابی کی شباہت بہت کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتی تھی۔ ایک کافر نے انہیں شہید کر کے حضور علیہ السلام کے وصال کی افواہ مشہور کر دی۔ اس سے مسلمان اور بھی شکستہ خاطر ہو گئے۔ اور ایسی افراتفری شروع ہوئی۔ کہ ایک وقت بخاری کی روایت کے مطابق صرف دو صحابی طلحہ اور سعد اور بعض اور روایتوں کی رو سے صرف گیارہ جان نثار رسول پاک کے گرد رہ گئے۔ دوسرے مسلمانوں کو آپ کے متعلق اتنا علم بھی نہ تھا کہ کہاں ہیں۔ اور بعض تو آپ کے وصال پر یقین لا چکے تھے کہ اچانک ایک صحابی نے پہچان کر آواز دی۔ مسلمانو! رسول اللہ یہاں ہیں۔ اس پر مسلمان اس طرف جمع ہونے شروع ہو گئے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ

یہ دیکھ کر کفار بھی اسی طرف ٹوٹ پڑے۔ عبد اللہ بن قمیہ جو قریش کا ایک نامور بہادر تھا۔ صفوں کو چیرتا ہوا۔ آپ کے قریب آ گیا۔ اور چہرہ مبارک پر تلوار سے وار کیا۔ جس کے صدمہ سے مغفر کی دو کڑیاں حضور کے چہرہ میں چبھ گئیں۔ اس وقت آپ پر چاروں طرف سے تلواریں۔ اور تیر برس رہے تھے اور جان نثار اسلام آپ کو گھیرے میں لے کر تیر اپنی پیٹھوں پر لے رہے تھے۔ اس انتہائی تکلیف کے وقت میں بھی اس رحمت للعالمین کی زبان پر یہی الفاظ تھے رب اغفر قومی فانہم لا یعلمون۔ الٰہی میری قوم کو معاف کر دے۔ یہ نہیں جانتی گو آپ اپنے جان نثار ساتھیوں کو ساتھ لے کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تاہم ابو سفیان فوج کے ساتھ اس طرف بڑھا۔ مگر صحابہ نے اوپر سے پتھر برسا کر اسے اس ارادہ میں ناکام کر دیا۔ وہ سامنے کی پہاڑی پر چڑھ کر پکارنے لگا۔ یہاں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔ آپ نے فرمایا کوئی جواب نہ دو۔ پھر اس نے حضرات ابوبکر اور عمر کا نام لے کر پکارا۔ اور آپ نے پھر جواب دینے سے منع فرمایا۔ اس پر اس نے کہا۔ ہمارے بتوں کی بڑائی ہو۔ سب کے سب مارے گئے اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا۔ جواب دو۔ سب سے بڑا اللہ ہے۔ اور ہم سب زندہ ہیں۔

لاشوں کی بے حرمتی

قریش کی عورتوں نے جذبہ انتقام سے مغلوب ہو کر مسلمانوں کی لاشوں کے ناک کان وغیرہ کاٹ لئے۔ امیر معاویہ کی ماں ہندہ نے ان کا ہار بنا کر گلے میں ڈالا۔ اور حضرت حمزہ کا جگر نکال کر چبا گئی۔ مسلمانوں کی عورتوں نے بھی اس غزوہ میں شرکت کی۔ حضرت انس کی روایت ہے۔ کہ میں نے حضرت عائشہ اور ام سلیم کو دیکھا پائینچے اٹھا کر مشک بھر بھر کر لاتی تھیں۔ اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔

مسلمانوں کا نقصان

اس جنگ میں ستر مسلمان شہید ہوئے۔ جن میں سے اکثر انصار تھے۔ مسلمانوں کی غربت کا یہ عالم تھا۔ کہ ان شہداء کی ستر پوشی کے لئے کپڑا تک میسر نہ تھا۔ اور یہ شہداء بے غسل اسی طرح خون میں لتھڑے ہوئے دو دو ملا کر ایک ایک قبر میں دفن کر دیئے گئے۔

تحقیق الادیان

یسوع مسیح نے صلیب پر جان نہیں دی

عیسائیوں کا ایک ٹریکٹ

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور نے پادری عبد اللہ صاحب دہی کا ایک چھوٹا سا ٹریکٹ "کیا مسیح جبراً مصلوب ہوئے" شائع کر کے اپنے زعم میں یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ مسیح ناصری نے بصد ذوق و شوق موت کا پیالہ نوش کیا۔ چنانچہ اس دعوے کے اثبات میں انہوں نے زعم خود بعض دلائل بھی اناجیل سے پیش کئے ہیں۔ لیکن دراصل انہوں نے یہ خواہ مخواہ کی سردردی مول لی ہے۔ اور یہ سمجھ کر لی ہے۔ کہ مسلمانوں کا خیال ہے۔ مسیح ناصری جبراً صلیب پر لٹکا کر مار دیئے گئے۔ حالانکہ کوئی مسلمان یہ نہیں کہتا۔ اور جبکہ یہ بات اناجیل مروجہ کے رو سے بھی باطل خیال ہے۔ تو خود بخود یہ سوال اٹھانا کہ "کیا مسیح جبراً مصلوب ہوئے" بالکل وہی بات ہے۔ نہ سوت نہ کپاس اور کولی سے لٹھم لٹھا ؛

حضرت مسیح مصلوب نہیں ہوئے

جو کچھ حقیقت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہودیوں نے چاہا تھا۔ حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھا کر مار دیں۔ اور توریت کے اس بیان کے مطابق کہ جو کاٹھ پر لٹکایا جاتا ہے۔ لعنتی ہوتا ہے۔ ان کو غیر صادق قرار دیدیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو اس موت سے بچا لیا۔ اور آپ کے بچانے کے لئے عجیب و غریب سامان پیدا کر دیئے۔ اس وقت چونکہ ہمارے مخاطب عیسائی صاحبان ہیں۔ اس لئے انجیل کے حوالجات سے ہی ثابت کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کو بے شک صلیب پر چڑھایا تو گیا۔ لیکن آپ نے صلیب پر جان نہیں دی ؛

پہلا ثبوت

(۱) جس زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ اس وقت رومیوں کی حکومت تھی۔ اور حاکم وقت پیلاطوس نامی ایک رومی شخص تھا۔ اس زمانہ میں صلیب پر لٹکانے کا یہ طریق تھا۔ کہ اس شکل کی لکڑیوں پر مجرم کے ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں ٹھونک کر لٹکا دیا جاتا تھا۔ اور مصلوب شدت درد۔ بھوک اور پیاس کی وجہ سے کئی دن کے بعد جان دیدیتا تھا۔ نہ کہ فوراً مر جاتا ۔ پس اس قسم کی صلیب پر چار یا پانچ گھنٹے تک اگر کوئی شخص لٹکا رہتا۔ تو وہ اتنے عرصہ میں مرتا نہیں تھا۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ اس پر بیہوشی طاری ہو جاتی تھی۔ حضرت مسیح کو نہ صرف اس قسم کی صلیب پر لٹکایا گیا۔ بلکہ اور بھی ہر ممکن سہولت اور آرام کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ یہی وجہ ہے صلیب پر فوت ہونے سے آپ بالکل بچ گئے ؛

حضرت مسیح کی بریت

جب یہودیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو پیلاطوس کی عدالت میں پیش کیا۔ اور اس نے تحقیقات کی۔ تو اس پر واضح ہو گیا کہ یہ شخص بالکل بے قصور ہے۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"پیلاطوس نے سردار کاہنوں اور سرداروں اور عام لوگوں کو جمع کر کے ان سے کہا۔ کہ تم اس شخص کو لوگوں کا بہکانے والا ٹھہرا کر میرے پاس لائے ہو۔ اور دیکھو۔ میں نے تمہارے سامنے ہی اس کی تحقیقات کی۔ مگر جن باتوں کا الزام تم اس پر لگاتے ہو۔ ان کی نسبت نہ میں نے اس میں کچھ قصور پایا۔ نہ ہیرودیس نے۔ کیونکہ اس نے اسے میرے پاس بھیجا ہے۔ اور دیکھو اس سے کوئی ایسا فعل نہیں ہوا۔ کہ وہ قتل کے لائق ٹھہرتا۔ پس میں اسے پٹوا کر چھوڑے دیتا ہوں" لوقا ۲۳ / ۱۵ تا ۱۲

"یہودیوں نے جب یہ سنا۔ تو "سب مل کر چلا اٹھے۔ کہ اسے لے جا۔ اور ہماری خاطر برآبا کو چھوڑ دے (یہ کسی بغاوت کے باعث جو شہر میں ہوئی تھی۔ اور خون کرنے کے سبب قید میں ڈالا گیا تھا)"

لیکن پیلاطوس نے ان کی بات کو پھر رد کر دیا۔ آخر جب ان کا اصرار حد سے بڑھ گیا۔ اور بلوے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ تو لکھا ہے :-

"جب پیلاطوس نے دیکھا۔ کہ کچھ بن نہیں پڑتا۔ بلکہ الٹا بلوہ ہوا جاتا ہے۔ تو پانی لے کر لوگوں کے روبرو اپنے ہاتھ دھوئے۔ اور کہا میں اس راستباز کے خون سے بری ہوں۔ تم جانو! سب لوگوں نے جواب دیکر کہا۔ کہ اس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر۔ اس پر اس نے برآبا کو انکی خاطر چھوڑ دیا۔ اور یسوع کو کوڑے لگوا کر حوالے کیا۔ تاکہ صلیب دی جائے۔" متی ۲۷

پیلاطوس کی حکمت عملی

ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حاکم وقت کے دل پر حضرت مسیح علیہ السلام کی بے گناہی کا سکہ بیٹھ چکا تھا۔ اور اگرچہ اس نے بلوہ کے خوف سے انہیں یہودیوں کے سپرد تو کر دیا۔ مگر جیسا کہ آئندہ واقعات نے ثابت کیا ہے۔ پس پردہ اس نے ایسی تدابیر اختیار کیں۔ جن کے نتیجہ میں حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہونے سے بچ گئے۔ چنانچہ وہ تدابیر مندرجہ ذیل ہیں :-

پہلی تدبیر

اول۔ پیلاطوس نے حضرت مسیح کو صلیب دینے کے لئے وہ دن مقرر کیا۔ جو یہودیوں کی عید فسح کا دن تھا۔ تاکہ یہودی اپنی عید میں مصروف رہیں۔ اور یسوع مسیح کی طرف ان کی زیادہ توجہ مبذول نہ ہو سکے۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"پیلاطس یہ باتیں سنکر یسوع کو باہر لایا۔ اور اس جگہ جو چبوترہ اور عبرانی میں گبتا کہلاتی ہے۔ تخت عدالت پر بیٹھا۔ یہ فسح کی تیاری کا دن اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا" یوحنا ۱۹ / ۱۳ - ۱۴

دوسری تدبیر

دوم پیلاطوس نے صلیب کے لئے جمعہ کا دن رکھا۔ جو عید فسح کا بھی دن تھا۔ اور پھر اگلا روز سبت کا تھا۔ جو جمعہ کی شام سے ہی شروع ہو جاتا تھا۔ اور سبت کے دن یہودی کسی شخص کو صلیب پر رہنے نہیں دیتے۔ بلکہ اتار لیتے تھے۔ البتہ اس کی ہڈیاں توڑ کر مار دیتے تھے۔ سبت کے دن کسی شخص کا صلیب پر رہنا۔ ان میں ناجائز تھا۔ پس پیلاطوس نے یہ تدبیر کی۔ کہ انہیں جمعہ کے روز صلیب پر لٹکایا۔ تاکہ شام کے قریب انہیں اتار لیا جا سکے۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"جب شام ہو گئی۔ تو اس لئے کہ تیاری کا دن تھا۔ جو سبت سے ایک دن پہلے ہوتا ہے۔ ارمتیہ کا رہنے والا یوسف آیا۔ جو عزت دار مشیر اور خود بھی خدا کی بادشاہت کا منتظر تھا۔ اور جرأت سے پیلاطوس کے پاس جا کر یسوع مسیح کی لاش مانگی" متی ۱۵ / ۴۲

تیسری تدبیر

تیسری تدبیر پیلاطوس نے یہ کی۔ کہ جو محافظ صوبیدار حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب دیتے وقت مقرر کیا گیا۔ وہ در پردہ حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان لا چکا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"جو صوبیدار اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے اسے یوں دم دیتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ کہ یہ آدمی بے شک خدا کا بیٹا تھا۔" مرقس ۱۵ / ۳۹

چوتھی تدبیر

چوتھی تدبیر پیلاطوس نے یہ اختیار کی۔ کہ جب سبت کی حرمت کی وجہ سے مسیح علیہ السلام کو صلیب سے چند گھنٹوں کے بعد اتار لیا گیا۔ تو معمول کے مطابق ان کی ہڈیاں نہ توڑنے دیں۔ حالانکہ ان کے ساتھ ہی اسی وقت دو اور شخصوں کی جنہیں چوری کے جرم میں صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ اتار کر ہڈیاں توڑی گئیں۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"سپاہیوں نے آکر پہلے اور دوسرے شخص کی ٹانگیں توڑیں جو اس کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔ لیکن جب انہوں نے یسوع کے پاس آکر دیکھا۔ کہ وہ مر چکا ہے۔ تو اس کی ٹانگیں نہ توڑیں"۔ یوحنا ۱۹ / ۳۲

اس موقعہ پر "مر چکا ہے" کے الفاظ محض مصلحتاً استعمال کئے۔ تاکہ یہودی ہڈیاں توڑنے کا مطالبہ نہ کریں ؛

غرض پیلاطوس نے ہر ممکن تدبیر حضرت مسیح علیہ السلام کو بچانے کے لئے کی۔ دن وہ مقرر کیا۔ جس کے معاً ساتھ سبت شروع ہونے والا تھا۔ اور تمام ایسے مجرمین صلیبوں سے اتار لئے جانے والے تھے۔ پھر محافظ صوبیدار وہ مقرر کیا۔ جو در پردہ ان پر ایمان لا چکا تھا۔ پھر ہڈیاں نہ تڑوائیں اور بالآخر انہیں ان کے ایک مخلص حواری یوسف کے حوالے کر دیا۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کا خاص متبع تھا۔ یہ تمام باتیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

صلیبی موت سے بچنے کا ایک اور ثبوت

حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب سے بچ جانے کا ایک اور ثبوت یہ ہے۔ کہ جب آپ کو اتار لیا گیا۔ تو ایک سپاہی نے آپ کی پسلی میں نیزہ مار کر چھیدا۔ تو اس سے خون اور پانی بہہ نکلا۔ چنانچہ

لکھا ہے :-

ایک سپاہی نے بھالے سے اس کی پسلی چھیدی۔ اور فی الفور اس سے خون اور پانی بہہ نکلا۔ جس نے یہ دیکھا ہے۔ اسی نے گواہی دی ہے۔ اور اس کی گواہی سچی ہے" یوحنا ۱۹/۳۴

اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب سے اتارا گیا۔ تو آپ بے ہوش تھے۔ مرے نہیں تھے۔ کیونکہ مردہ کے جسم سے خون نہیں نکل سکتا :

صلیب پر بارہ بجے لٹکائے گئے

پھر جب ہم اور غور کریں۔ تو اس بات کو اور بھی تقویت پہنچتی ہے کیونکہ آپ کو دن کے پورے بارہ بجے صلیب پر چڑھایا گیا۔ اور دن کے چھٹے گھنٹے آپ کو صلب دی گئی۔ جو پورے بارہ بجے کا وقت ہوتا ہے۔ لکھا ہے :- "یہ فسح کی تیاری کا دن اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا" یوحنا ۱۹/۱۴ اور پھر یہ بھی قابل غور بات ہے کہ وہ دن گرمی کے نہیں۔ بلکہ سردی کے دن تھے۔ لکھا ہے :-

"نوکر اور پیادے جاڑے کے سبب سے کوئلے دہکا کر کھڑے تاپ رہے تھے۔ اور پطرس بھی ان کے ساتھ کھڑا تاپ رہا تھا" یوحنا ۱۸/۱۸

اب بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ سردیوں کے ایام میں جبکہ دن چھوٹے ہوتے ہیں۔ چند گھنٹے صلیب پر رہنا موت کا باعث نہیں ہو سکتا :

قدرتی سامان

علاوہ ازیں قدرت نے بھی ان کے بچاؤ کے سامان پیدا کر دیئے یعنی لکھا ہے :-

"دوپہر سے لے کر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھا رہا تھا" متی ۲۷/۴۵

مقدس کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا اور زمین لرزی اور چٹانیں تڑک گئیں - - - - - - پس صوبیدار اور جو اس کے ساتھ یسوع کی نگہبانی کرتے تھے۔ بھونچال اور تمام ماجرا دیکھ کر بہت ہی ڈر گئے" متی ۲۷/۵۴

مسیح صلیب سے زندہ اتار لئے گئے

پس زلزلوں اور آفات سماوی نے بھی لوگوں کو ڈرایا اور انہوں نے حضرت مسیح کا پیچھا کرنا چھوڑ دیا۔ یہ ساری باتیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

سر دست یہ دو ایک باتیں ہی اس بات کے ثبوت میں پیش کی جاتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیب پر جان نہیں دی۔ بلکہ زندہ اتار لئے گئے۔ اور جب مصلوب ہی نہ ہوئے تو کفارہ کیسا ؟ آئندہ اشاعت میں انشاء اللہ اسی موضوع پر دیگر دلائل ہدیۂ قارئین کئے جائیں گے :

چندۂ خاص اور جماعت احمدیہ

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ خدا کے فضل و کرم کے ماتحت ہمیشہ مالی قربانی کے لئے طیار رہتی آئی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہر ایک آواز پر شرح صدر سے لبیک کہتی ہے۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت اس بات کا فخر ہے۔ کہ وہ مالی قربانی کے لئے ہمیشہ آگے رہی ہے۔ نیز اسے یہ بھی یقین ہے۔ کہ حضرت اقدس کا مالی قربانی کے لئے طیار کرنا اس پر احسان عظیم اور ایک اعلیٰ درجہ کی نعمت کا عطا کرنا ہے۔ تاکہ اس طرح خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو :

حقیقت یہ ہے۔ کہ مومنوں کے پاس جو ہے۔ وہ دراصل ان کا نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور حضور علیہ السلام کے بعد خلفاء کے ہاتھ پر عہد باندھا۔ اس وقت سے ان کا جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ہو گیا۔ اور بطور امانت ان کے پاس ہے۔ مالک کا حق ہے۔ کہ جب تک چاہے رہنے دے۔ جب چاہے۔ اپنی امانت واپس طلب کرے :

اس سال حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مالی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ ہر ایک احمدی ایک ایک ماہ کی آمدنی دے۔ اس حکم کے پہنچنے پر اللہ تعالیٰ کے بندے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اپنے اموال کو اپنے امام کے حضور پیش کر رہے ہیں :

ایک دوست نے جماعت آنبہ کے امیر سید لال شاہ صاحب کا انتظام مالی اور تبلیغی نہایت قابل تعریف بتاتے ہوئے کہا۔ وہاں کی تمام جماعت زمینداروں کی ہے۔ اور سب احباب فصل ربیع کا چندہ ادا کر چکے ہیں۔ جب ان کو سید لال شاہ صاحب نے تحریک چندہ خاص سنائی۔ تو تمام احباب نے لبیک کہی۔ انہوں نے کہا۔

جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قرض سے بھی چندہ ادا فرماتے ہیں۔ اور باوجود وصیت سے آزاد ہونے کے اللہ تعالیٰ کے شکریہ میں اپنی آمدنی کا پانچواں حصہ بلکہ اس سے بھی زیادہ چندہ ادا فرماتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم بھی اپنا اپنا چندہ خاص قرض لے کر نہ دیں۔ ہم نے معاملہ سرکاری قرض لے کر دیا ہے۔ اور اپنے ذاتی اخراجات بھی قرض لے کر بعض اوقات چلاتے ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے موقع پر قرض نہ لیں۔ پس ہم قرض لے کر چندہ ادا کریں گے۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ جماعت آنبہ کا چندہ خاص -/۸۰ نقد داخل ہو رہا ہے۔ دوسری زمیندارہ جماعتوں کے لئے یہ مثال قابل تقلید ہے :

(۲) جماعت فیروزپور کے لئے مکرمی بابو محمد امیر صاحب کو انسپکٹر مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے لکھا ہے۔ جنرل سکرٹری اور محاسب صاحبان کو ساتھ لے کر میں احباب کے گھروں میں گیا۔ اور ان کے سامنے تحریک پیش کی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ فیروزپور کے اکثر احباب نے نہایت شرح صدر اور خوشی سے تحریک کا خیر مقدم کیا۔ میں نے دیکھا وعدہ کرتے وقت اور رقم ادا کرتے وقت خوشی کا ایک جوش تھا۔ جو ان کے چہروں سے ظاہر ہو رہا تھا۔ نماز فجر سے نماز ظہر تک کوشش کا یہ ثمرہ ملا کہ -/۸۰۰ کے قریب احباب نے وعدے لکھوائے۔ اس جماعت کے متعلق یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ تحریک چندہ خاص سے چند روز قبل مقامی مسجد کی از سر نو تعمیر کے لئے یہ انتظام کیا گیا تھا۔ کہ ہر ایک احمدی ایک ماہ کی تنخواہ کا ½ حصہ مسجد کے لئے دے۔ وہ اگست کی تنخواہ سے ستمبر میں وصول کرنے کا فیصلہ ہو چکا تھا لیکن ۲۸ اگست جب ان کے پاس حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ خاص پہونچی۔ تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ گو مقامی مسجد کی تعمیر از حد ضروری ہے۔ لیکن مرکزی ضروریات اس سے بھی اہم ہیں۔ لہذا مسجد کی تعمیر کو اس وقت تک ملتوی کیا جائے۔ جب تک حضرت اقدس کے ارشاد کے ماتحت ہر ایک احمدی کی ایک ایک ماہ کی آمدنی داخل خزانہ صدر نہ ہو جائے :

جماعت فیروزپور کے اس ایثار و قربانی پر میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے :

بابو محمد امیر صاحب لکھتے ہیں۔ ان در یں حالات حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں گذارش ہے کہ جماعت فیروزپور کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے جوش اور اخلاص میں اور بھی ترقی دے :

(۳) جماعت کوہاٹ نے وعدوں کی تفصیل اور ادا شدہ خزانہ رقوم کی فہرست بھی کرائی ہے۔ اس جماعت کے کارکن جناب مولوی فخر الدین صاحب لکھتے ہیں :

وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ احمدی چندہ دیتے دیتے تنگ آ گئے ہیں۔ سخت غلطی پر ہیں۔ اور خلق خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں

ہم اپنی مثال عرض کرتے ہیں - جب حضرت اقدس کی طرف سے چندۂ خاص کی تحریک پہنچی - اور ایک سالم تنخواہ کا مطالبہ ہوا - تو سب دوستوں نے نہایت خوشی کے ساتھ اس پر لبیک کہا - اور جو کچھ کسی کے پاس تھا - نا کر حاضر کیا - اس طرح معلوم ہوتا تھا - کہ گویا وہ پہلے ہی طیار تھے - اور ان کے لئے یہ تحریک خوان نعمت تھی - ٭

جماعت کوہاٹ میں گنتی کے چند افراد ہیں - مگر ان کی طرف سے - /۱۲۹۳ کا وعدہ آیا ہے - جس میں سے قریبًا - /۸۰۰ روپیہ پہنچ گیا ہے ٭

(۴) کوٹ فتح خاں سے چوہدری عبدالعزیز خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ اطلاع دیتے ہیں - کہ اس جماعت کے تین ممبر ہیں - خاکسار اور ملک سلطان محمد خاں صاحب و ڈاکٹر برکت اللہ صاحب چندہ خاص کی رقم - /۷۳۴ ہے - جس وقت یہ تحریک پہنچی - اور احباب کو سنائی - تو ان کا دل خوشی سے بھر گیا - انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کے دین کی خدمت کا ایک اور موقع ملا - ہر ایک دوست نے نہایت شرح صدر سے اپیل پر لبیک کہا - اکتوبر میں اکثر حصہ یا سالم رقم ادا ہو گی ٭

چوہدری خیر الدین صاحب سکرٹری مال بنگلہ کانیان ضلع لائلپور لکھتے ہیں - یہاں کی جماعت خالص زمیندار احباب کی جماعت ہے - جن کی سالانہ آمدنی صرف - /۶۴۸ روپیہ ہے جس وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پہنچی - اور میں نے احباب کو سنائی - تو سب نے شرح صدر سے لبیک کہتے ہوئے کہا - بجائے تین ماہ میں ارسال کرنے کے یہ چندہ مطابق حساب یک مشت ہی بھیجا جائے - تاکہ حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل فوری ہو جائے - اگرچہ جماعت کے دوست بہت غریب ہیں - اور مالی مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں - لیکن سب دوستوں نے - /۵۶ کی رقم چندہ خاص میں ادا کر دی - اور چندہ تحریک مستورات کے - /۴ وصول ہوئے - کل ۶۰ روپے ارسال ہیں ٭

یہ بھی زمیندار جماعت ہے - جو یک مشت اپنا چندہ خاص بانشرح ادا کر رہی ہے - میں زمیندار جماعتوں سے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں - کہ جب ان کے دوسرے بھائی حضرت اقدس کے حکم کی تعمیل میں اپنی جان پر مشقت برداشت کرتے ہوئے - چندہ خاص کا فرض ادا کرنے کے لئے قرض تک لے کر چندہ ادا کر رہے ہیں - تو دوسری زمیندار جماعتوں کا بھی فرض ہے - کہ وہ بھی چندہ خاص ادا کریں ٭ (ناظر بیت المال قادیان)

کشمیر کے دیہاتی مسلمانوں کے اہم مطالبات

قابل توجہ مسلم نمائندگان اور حکومت کشمیر

علاوہ ان مطالبات کے جو نمائندگان نے مرتب کئے ہیں - چند امور ایسے ہیں - جو کہ صرف دیہات کے مسلمانوں سے متعلق ہیں - اس لئے علاقہ شوپیاں کے سربرآوردہ اشخاص نے بعد بحث و تمحیص تصفیہ کیا - کہ ان جملہ امور کو بھی شائع کیا جائے - تاکہ حکومت سے مطالبات منظور کرانے کے وقت ان کو مدنظر رکھا جائے - اگر خدا نخواستہ معزز نمائندگان کشمیر ان امور کو نظر انداز کر دیں - یا ان میں سے بعض کی طرف توجہ نہ کریں - تو کہنا پڑیگا - کہ انہوں نے نمائندگی کا پورا حق ادا نہیں کیا - اور خلاف توقع فروگذاشت سے کام لیا - اس صورت میں اہل دیہات کی اکثریت کو یا تو خاموش رہ کر سابقہ ساختہ پرداختہ پر اکتفا کرنا پڑیگا - مگر یہ ناممکن یا پھر کوئی اور تدبیر عمل میں لانا پڑیگی - ضروری امور حسب ذیل ہیں -

(۱) بڑھتی ہوئی بیکاری اور افلاس کو مدنظر رکھ کر زمیندار مطالبہ کرتے ہیں - کہ موجودہ شرح مالیہ اراضی میں معقول کمی کی جائے - اور افلاس کی اصل وجہ جو کہ بیکاری ہے - اس کا علاج مختلف کارخانے - تجارت - صنعت و حرفت و ابریشم وغیرہ جاری کر کے کیا جائے - اور وسائل ترقی زراعت مہیا کئے جائیں - اور مزدوری یا قیمت غنچہ ابریشم میں معقول اضافہ کیا جائے -

(۲) (ا) مرکزی جگہوں میں انٹرمیڈیٹ کالج کھولے جائیں - اور موجودہ مڈل سکولوں کو ہائی سکول اور جدید مڈل سکول بنائے جائیں - قصبہ جات اور دیگر ضروری مقامات میں مڈل گرلز سکول جاری کئے جائیں - اور وہ تمام ذرائع اور وسائل سہولیت مہیا کئے جائیں - جن سے دیہاتی غرباء بآسانی تعلیم حاصل کر سکیں - اور نگران مسلمان افسر ہوں -

(ب) مدارس اور سکولوں میں مذہبی تعلیم ضرور رکھی جائے - اور اس غرض کے واسطے قرآن اور حدیث سے واقف ایسے مولویوں اور عالموں کو مقرر کیا جائے - جو مذہبی تعلیم کی اہلیت رکھتے ہوں - نہ کہ عام انٹرنس پاس جن کو عربی سے کوئی مس بھی نہ ہو -

(ج) دیہاتی مدارس اور سکولوں میں مسلمان استادوں کی اکثریت ہو - دیہاتی ذہین طلباء کو اعلیٰ اور مفید تعلیم کے حصول کے لئے وظائف دیئے جائیں -

(د) صنعتی سکولوں کا اجرا کیا جائے -

(ہ) ایک زراعتی سکول مناسب پیمانہ پر کھولا جائے جس میں زمیندار طلباء کو وسائل ترقی زراعت کی تعلیم دی جائے - تاکہ دیہاتوں میں جدید طریقہ پر کاشت ہو -

(ی) محکمہ تعلیم اور دیگر ایسے محکمہ جات جن کا تعلق زیادہ تر مسلمانوں کے ساتھ ہو - ایک ایسے بورڈ کی نگرانی کے ماتحت رہیں جس کے ممبر مسلمانوں کے منتخب کردہ ہوں - بالخصوص محکمہ زمیندارہ بنک کی پالیسی خالص زمیندار پیشہ مسلمانوں کے سپرد کی جائے -

(۳) دیہاتی اور زمیندار پیشہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو حصول تعلیم اور ملازمت میں مابہ الامتیاز حصہ دینے کی تخصیص کی جائے - اور خاص طور پر موجودہ دیہاتی پرائمری اور مڈل پاس بیکار نوجوانوں کو محکمہ جات تعلیم اور مال میں حصہ دیا جائے -

(۴) اخلاقی اقتصادی اور مذہبی وغیرہ انجمنیں بنانے میں جو روکاوٹیں ہیں - ان کو دور کیا جائے -

(۵) گوجروں کے بھینسوں کے ٹیکس میں اور دیہات کے باشندوں کی بھیڑوں کے ٹیکس میں کمی کی جائے - اور بھیڑوں کو ڈبل ریٹ اور زر ٹیکس منسوخ کر کے بدستور سابق صرف زر ٹیکس پر اکتفا ہو - کیونکہ اس سے بھیڑوں کی افزائش نسل پر برا اثر پڑ رہا ہے - بھینسوں پر بدستور سابق ۱۲ وصول کیا جائے - اور بکریوں کے متعلق ہندو اور مسلمانوں میں مساوات رکھی جائے -

(۶) دیہات میں رشوت ستانی اور جبر کا کلیۃً انسداد کیا جائے - اس غرض کے واسطے ایک متدین کمیٹی مقرر ہو - جو کہ رشوت ستانی اور ظلم رانی کی شکایات کا تصفیہ کرے - اور انسدادی ضوابط ترتیب دے -

(۷) جنگلات کے ملحقات میں ابتدائی لیبر یونین کا اجرا کیا جائے - اور جنگلات میں چھوٹے چھوٹے کمپارٹمنٹ بنا کر مسلمانوں کو ٹھیکہ جات میں عام طور پر نمایاں حصہ دیا جائے -

(۸) دیہاتوں میں دو بڑے طبقے ہیں - ایک وہ جن کے پاس رقبہ جات یا تو قطعًا نہیں - یا خفیف تعداد میں ہیں - اور دوسرا طبقہ پیشہ وروں کا ہے - جس میں نجار - سمار - لوہار وغیرہ اور واتل شامل ہیں - پہلے طبقہ کے لئے نیز ان زمیندار پیشہ لوگوں کے لئے جن کے پاس نہایت قلیل مقدار میں زمین ہے - دیہاتوں کے مفید رقبہ جات کو حسب ضرورت تقسیم کیا جائے -

(۹) زمینداروں کو محسوس ہو رہا ہے - کہ ذیلداروں کا وجود موجودہ صورت میں ان کے لئے قطعًا مفید نہیں اس لئے یا تو کلیۃً ذیلداروں کو ہٹا دیا جائے - یا کم از کم تخفیف

سے کام لے کر قلیل مقدار میں ذیلدار رکھے جائیں۔ اور موجودہ طرز انتخاب کو کلیۃً ترک کیا جائے۔ یعنی ذیلداری وراثت کے طور پر نہ ملے اور انتخاب زمینداران کی اکثریت رائے پر موقوف ہو۔ اور ہر دو سال کے بعد جدید انتخاب کیا جائے۔ ذیلداران کا موجودہ معیار قابلیت چکداری۔ تمول اور سرمایہ داری نہ رہے۔ بلکہ معاملہ فہمی اور ہمدردی عامہ معیار مقرر ہو۔ اسی طرح نمبرداروں کا انتخاب ہر پانچ سال کے لئے ہو۔ (۱۰) از منہ سابقہ میں جن زمینداروں کے رقبہ جات غصب کئے گئے۔ اور جو باوجود سالہا سال کی معروضات کے ان کو واپس نہیں ملے۔ واپس دلائے جائیں۔ مثلاً رقبہ جات ممنی پورہ۔ ہانجی پورہ۔ ننرم پورہ۔ سانگرطن۔ چک فتح خان۔ ناگے۔ رشر وغیرہ تحصیل کولگام (۱۱) محصولات چنگی میں مناسب اصلاح اور ترمیم کی جائے۔ اور اشیاء برآمدگی۔ اخروٹ۔ گھی۔ اور سیب وغیرہ پر جو ٹیکس شرح سے لگایا گیا ہے ہٹا دیا جائے۔ اس کا تصفیہ بذریعہ کمیٹی ہو۔ جس میں اہل تجارت کی شمولیت بھی ہو۔ (۱۲) جامع مسجد فنڈ بدستور وصول کیا جائے لیکن اس کے خرچ کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہو جس میں دیہاتی زمیندار ہوں (۱۳) مستورات کے بڑھتے ہوئے امراض کو مدنظر رکھ کر خاص خاص جگہوں پر زنانہ شفاخانے کھولے جائیں۔ قصبہ شوپیاں کے لوگ مدت سے استدعا کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہاں پر ہر سال بہت سی عورتیں غیر طبعی موت کا شکار ہوتی ہیں۔ مگر ابھی تک شنوائی نہیں ہوئی۔ (۱۴) سڑکیں تیار کی جائیں۔ تا تجارت آسانی سے ہو سکے۔ خاص جگہوں پر دریاؤں کے پل مستقل طور پر بنائے جائیں۔ تاکہ نقصان جانی کا احتمال نہ رہے۔ مثلاً علاقہ شوپیاں کے لوگ پختہ سڑک اور پل نہ ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف محسوس کر رہے ہیں ہر سال پل نہ ہونے کی وجہ سے متعدد آدمی موت کے گھاٹ اترتے ہیں (۱۵) قانون شاملات دی منفرسی کو مسلمانوں کے حق میں منسوخ کیا جائے۔ (۱۶) قصبہ جات اور دیہات کے لئے بالخصوص اور دیگر زمینداروں کے لئے بالعموم محکمہ جنگلات کی رعایات کی توسیع کی جائے۔ یعنی جلانے کے لئے خشک افتادہ لکڑیاں لانے کی عام اجازت ہو۔ اور جنگلات کے ملحق زمینداران کو تعمیر مکان کے لئے بدستور سابقہ بلا مزاحمت رعایتی قیمت پر درخت دئے جائیں (۱۷) محکمہ مال کی ایسی پابندیوں کو جو محض باعث تکلیف ہیں۔ اٹھا دیا جائے۔ مثلاً تیاری آرہ وغیرہ کے متعلق (۱۸) درختان۔ توت اور چنار پر بصورت شکست سرکاری قبضہ نہ ہو۔ صرف بریدگی ممنوع ہو۔ اور درختان اخروٹ وغیرہ کی بریدگی کی پابندی قطعاً اٹھا دی جائے۔ اسی سلسلہ میں وہ درختان بید وغیرہ جو چراگاہوں میں ہیں۔ یا گذشتہ ایام میں بذریعہ غیر اندازی بوجہ ملحقات سڑک کے سرکاری بنا لئے گئے ہیں وہ فوراً زمینداران کو واپس دلائے جائیں۔ کیونکہ ایسے قبضہ کو زمیندار سراسر ظلم تصور کرتے ہیں (۱۹) دیہاتوں میں سڑکوں کی تیاری اور دیگر سرکاری کاموں میں جبراً اور بلا اجرت زمینداروں سے کام نہ لیا جائے تو ہر ایک کام اجرت دیکر کرایا جائے۔ (۲۰) ہندو ساہوکاروں کے بہی کھاتہ میں حسابات کا اندراج مروجہ زبان اردو میں ہو۔ نہ کہ ہندی اور دیگر زبانوں میں۔ (۲۱) موجودہ تباہی باغات کے علاج کا مستقل انتظام ہو۔ نیز ویٹرنری علاج کو دیہاتوں میں وسعت دی جائے۔ تاکہ اعلیٰ نسل کے مویشی کاشت کے لئے مہیا ہوں۔ موجودہ انتظام بالکل ناتسلی بخش بلکہ صفر کے برابر ہے۔ (۲۲) علاقہ جات کنڈی میں سے ایسے دیہات کا مالیہ معاف کیا جائے۔ جس میں بوجہ شدت سردی اکثر اوقات شالی پختہ نہ ہوتی ہو۔ (۲۳) قصبہ جات میں شالی کے سرکاری گودام کھولے جائیں۔ تاکہ ضرورتمند اشخاص کو ایک مقررہ نرخ پر شالی مل سکے۔ (۲۴) جنگلات کے ملحق دیہاتوں میں ایک مدت کے واسطے اسلحہ رکھنے کی اجازت ہو۔ جس سے وہ جنگلی جانوروں سے اپنی فصل کی۔ اور جنگلی درندوں سے اپنی حفاظت کر سکیں۔ (۲۵) موجودہ درآمد برآمد اجناس اور بڑھتی ہوئی آبادی کو زیر نظر رکھ کر محسوس ہو رہا ہے۔ کہ آئندہ کچھ مدت کے بعد بوجہ کمی پیداوار اور آبادی کی زیادتی کے پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ لہذا سفید رقبہ جات جنگلات یا ایسے سطح رقبہ جات جو عام طور پر ریاست کے واسطے بوجہ مشکلات نکاس کارآمد نہ ہوں صاف کر کے ان زمیندار پیشہ لوگوں میں تقسیم کئے جائیں۔ جن کے پاس یا تو کلیۃً رقبہ جات نہ ہوں۔ یا بالکل غیر مکتفی مقدار میں ہوں۔ (۲۶) موجودہ رقبہ جات زمینداروں کی ملکیت تسلیم کیا جائے۔ اور بیع و رہن کے واسطے تحفظی قوانین مرتب ہوں۔ (۲۷) جاگیرداروں کو جاگیرات کا روپیہ خزانہ سے ملا کرے یعنی جاگیردار کا کسی قسم کا تعلق زمینداروں سے نہ رہے۔

باشندگان علاقہ شوپیاں تحصیل کولگام و لوالہ۔ بذریعہ ابوالرشید

عبد اللہ واعظ شوپیاں

جناب پیر سید حسام الدین صاحب کا بیان

تحقیقاتی کمیشن کیلئے

ہندوؤں کے الزامات کی تردید اور بیش بہا اہم انکشافات

جب سے سری نگر کے سرکاری کمیشن کے سامنے پنڈت گوا شا لال بی۔ اے نے ایک جھوٹ کا پلندہ پیش کیا اور ٹھاکر کرتار سنگھ سابقہ منسٹر نے معلوم نہیں کن پس پردہ مصلحتوں سے مجبور ہو کر اس کی تائید کی۔ پنجاب کے تمام ہندو اخبارات اور کشمیر کے رشوت پرورده پنڈتوں نے گلا پھاڑ پھاڑ کر چلانا شروع کر دیا۔ کہ ”دیکھئے صاحب ہم نہ کہتے تھے۔ کہ سب کچھ ایک سازش کا نتیجہ ہے“۔ آخر ثابت ہوا تو یہی گوا شا لال اور ہمچو قسم دیگر لال بجھکڑوں نے اپنے بیان میں سارا زور اس بات پر دیا تھا۔ کہ سازش ہوئی اور ضرور ہوئی۔ اور سازش کے بانی مبانی جناب پیر سید حسام الدین صاحب گیلانی سجادہ نشین مظفر آباد کشمیر قرار دئے گئے۔ حتیٰ کہ تمام جاتی چلا اٹھی۔ کہ پیر صاحب ریاست کا تختہ الٹنا چاہتے تھے۔ ڈوگرہ حکومت کو تباہ کرنا چاہتے تھے۔ اور مسلم راج قائم کرنا چاہتے تھے۔ اور یہ سب کانٹے انہیں کے بوئے ہوئے ہیں پیر صاحب کے خلاف یہ طوفان بے تمیزی برپا کرنے کا مقصد محض یہ تھا۔ کہ آپ غریب زمیندار طبقہ کے کئی سال سے

نمائندہ ہیں۔ آپ ہی کی کوششوں سے ایگریکلچر ریلیف ریگولیشن پاس ہوا ہے۔ اگرچہ پیر صاحب کی ان تمام کوششوں سے زیادہ تر فائدہ صوبہ جموں کے ہندو زمینداروں کو پہنچا۔ اور صوبہ کشمیر کے غریب مسلم زمیندار شکستگی ذہنیت کے باعث ان قوانین سے مستفید نہ ہو سکے۔ لیکن ہندو قوم نے پیر صاحب کے ساتھ خواہ مخواہ کا بیر شروع کر دیا۔ اور موقع پا کر آپ کو نقصان پہنچانے میں اپنا ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیا۔ مگر ہمیں اس معاملہ میں بھی ان برادران وطن سے ہمدردی ہے۔ یہ چال ان کے لئے ”الٹی آنتیں گلے پڑیں“ کا مصداق ثابت ہوئی۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ آپ حسب عادت للکار کر میدان میں نکل آئے۔ اور ایک طویل بیان کمیشن میں پڑھنے کے لئے مرتب فرمایا۔ جو سینکڑوں صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ جس میں آپ نے ناممکن التردید دلائل و براہین سے ثابت کیا ہے۔ کہ کس طرح کشمیری پنڈت اور بڑے بڑے سرکاری اہل کار ڈوگرے ڈوگرہ حکومت کو ذاتی اغراض کے لئے تباہ کرتے رہے۔ اور ان میں سے ہر فرد بجائے خود اپنی نفس پروری کے لئے حکومت کی جڑیں کاٹتا رہا۔ اس بیان کے منصہ شہود پر آجانے کے بعد یہ بھی ہویدا ہو جائیگا کہ ریاست میں جس قدر واقعات ہوئے۔ وہ ایک مرتب و منظم سازش کا نتیجہ ہیں جس کا سلسلہ یہاں سے لے کر دہلی الہ آباد۔ بنارس اور بمبئی تک پھیلا ہوا ہے۔ اس بیان میں گوا شہ لال کی اصلی تصویر منظر عام میں لائی گئی ہے۔ جسے دیکھ کر دنیا دنگ رہ جائیگی۔ کہ کشمیر کے پنڈت پیشہ کمانے کے لئے کیا کیا سفلی ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ غرض بحیثیت مجموعی پیر صاحب کے بیان کا ہم پلہ ہندوؤں کے وہ تمام بیان مل کر بھی نہیں ہو سکتے۔ جو اس وقت تک کمیشن میں آچکے ہیں۔ کیونکہ سب کے سب جھوٹ افترا اور سطحیات پر مشتمل ہیں۔ حقایق سے بحث ایک میں بھی نہیں کی گئی۔ سر دست ان سطور کے ساتھ پیر صاحب کی وہ درخواست ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جو موصوف نے کمیشن کو بیان سننے کیلئے دی ہے۔ بیان ہو جانیکے بعد انشاء اللہ ہدیہ ناظرین ہوگا۔ (جامع منظمی۔ از سری نگر)

حضور والا!

میں آنجناب کی توجہ معروضات ذیل کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

۱- میرا کسی کمیشن کے سامنے کوئی بیان دینے کا قطعًا ارادہ نہ تھا۔ لیکن چند ناقابل ذکر ہستیوں نے میرے اور مسلم قوم کے خلاف بے حقیقت اور دور از کار الزامات کا طومار باندھ دیا- اور ایک ذمہ وار ہستی ٹھاکر سردار کرتار سنگھ صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر نے بھی غیر ذمہ وارانہ طور پر اس بیان کی تائید کی- اس پر میں مجبور ہوا۔ کہ تمام جھوٹے الزامات کی قلعی کھول کر اصلی واقعات اور حقائق روشنی میں لاؤں۔

(۲)۔ مسلمانوں کے ذمہ سازش کا ایک الزام مسلم راج قائم کرنے کا لگایا جاتا ہے جس سے قیاس ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے بیان دہندگان نے ایک فرضی ہوا (جو کبھی بیرون ریاست کے ہندو صوبہ سرحد کی اصلاحات کے سلسلہ میں اپنی قوم کو خوف زدہ کرنے کے لئے پیش کیا کرتے تھے) حضور مہاراجہ بہادر کے ذہن نشین نہ کر دیا ہو- جو ایسے حالات میں بہت ممکن ہے- اس لئے میرے بیانات نہایت اہم حقائق پر مبنی ہوں گے۔ میں تمام ان سازشوں کو طشت از بام کروں گا۔ جو سالہا سال سے ریاست ہذا کی بڑی بڑی ذمہ وار ہستیوں نے اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کیلئے خفیہ طور پر جاری کر رکھی ہیں۔

(۳)۔ میں اپنا بیان دینے کے لئے قابل احترام کمیشن سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ مجھے مندرجہ ذیل سہولتیں بہم پہنچا کر شکریہ کا موقع دے (الف) بیان کیا گیا ہے۔ مسلم قوم کے خلاف بیان دینے والوں کے ہاتھ میں بلبنہ سازش کی تائید میں میری دستی تحریرات موجود ہیں۔ میں اپنا بیان دینے سے پہلے ان اصلی تحریرات کو دیکھنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ (ب) پنڈت گوا شہ لال اور ٹھاکر صاحب موصوف کے مکمل بیانات کی مصدقہ نقول مجھے بہم پہنچائی جائیں۔ (ج) برخلاف دیگر بیان دہندگان کے میرا بیان بجائے دو حصوں کے تین حصوں میں منقسم ہو گا۔ یعنی کھلے کمرے اور بند کمرے کے علاوہ میرے بیان کا ایک اہم حصہ وہ ہے جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے سوائے حضور مہاراجہ بہادر کسی اور کے گوش گذار کسی صورت میں نہیں کیا جا سکتا۔ حضور سرکار والا کے گوش گذار کرنے کے لئے خاص طور پر کمیشن سے اپیل کرتا ہوں کہ مناسب ذرائع سے مجھے امداد دی جائے۔ ان حالات میں مجھے امید کامل ہے۔ کہ کمیشن میرے لئے اس اہم بیان کے دینے میں تمام ضروری آسانیاں بہم پہنچائیگی۔ میں اس عرضداشت کو ختم کرنے سے پہلے یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے بیانات ایسے سربستہ رازوں کا انکشافات کرنے کا باعث ہوں گے۔ جن سے حضور مہاراجہ بہادر کی تقرری کمیشن کی غرض حقیقی طور پر پوری ہو سکتی ہے۔

خاکسار۔ سید حسام الدین گیلانی سجادہ نشین مظفر آباد۔ کشمیر

دیکھئے لوگ انگریزی کس طرح بلا اُستاد سیکھ رہے ہیں

جناب سید محمد خلیل صاحب سیکنڈ کلرک سب رجسٹرار آفس ضلع پرنیا سے لکھتے ہیں۔ مجھے ایک زمانہ سے انگریزی سیکھنے کا شوق تھا۔ لیکن میری سمجھ میں نہ آتی تھی۔ جب میں نے جدید انگلش ٹیچر کا اشتہار پڑھ کر اسے منگوایا تو استاد کی مدد کے بغیر انگریزی میں مجھے اتنی لیاقت ہو گئی۔ کہ انگریزی میں ہر ایک کام کرنے کے لئے طیار ہو گیا ہوں جس کے لئے مصنف کا بے حد مشکور ہوں۔ (۲) "جناب جمعدار جونی لعل صاحب چھاؤنی کوہاٹ۔ جدید انگلش ٹیچر بہت ہی مفید ثابت ہؤا۔ تھوڑے ہی دنوں میں کافی لیاقت حاصل کر لی۔ اگر آپ اس کتاب کی قیمت ایک سو روپیہ بھی رکھتے تو بھی تھوڑی ہوتی"۔

۴۰۲ صفحے دوسرا ایڈیشن قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ ناپسند ہو۔ تو کل قیمت واپس۔

قمر برادرز (جدید۔ الف) شملہ

تجارت کرو فائدہ اُٹھاؤ

کمپنی ہذا کے کارکن احمدی ہیں مال دیانتداری سے بھیجا جاتا ہے

ہر قسم کے عمدہ ارزاں۔ زنانہ۔ مردانہ کٹ پیس کی گانٹھ مالیتی دو صد روپیہ بغرض تجارت منگوا کر نفع اٹھاؤ۔ ذاتی ضرورت کے لئے پچاس روپیہ کی نمونہ کی گانٹھ منگوا کر اہل وعیال کے کم خرچ بالانشین پارچات بنواؤ۔ قلیل سرمایہ کی بہترین تجارت ہے۔ پردہ نشین مستورات بھی یہ تجارت کر رہی ہیں۔ چوتھائی رقم ہمراہ آرڈر پیشگی آنی چاہیئے۔

امریکہ کی سربند سالم گانٹھیں

موسم آ رہا ہے۔ امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹ کی گانٹھوں کا ابھی سے آرڈر بھیجئے۔ ہمارا مال سب سے اعلےٰ۔ نرخ سب سے ارزاں۔ وقت پر آرڈر دینے والوں کو خاص رعایت کرایہ مال گاڑی بالکل معاف۔ تھوک نرخ طلب کرو۔

برساتی واٹر پروف کوٹ۔ جائے نماز۔ قالین ارزاں نرخ پر منگوائیے

امریکن کمرشیل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱

پیارے نبیؐ کے پیارے حالات

حیات احمدؑ جلد دوم کا نمبر اول شائع ہو گیا ہے۔ یہ محض خدا کا فضل ہے۔ کہ قبلہ والد صاحب کو باوجود کئی ایک مشکلات میں ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے توفیق دی کہ انہوں نے پیارے حبیب کی سوانح حیات کے حالات زندگی از زمانہ براہین احمدیہ تا آغاز بیعت یعنی ۱۸۷۹ء سے ۱۸۸۹ء تک کے اگست ۱۹۳۱ء میں شائع کیا۔ سلسلہ کے بزرگان کو میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے نام رجسٹرڈ کرا دیں۔ ایک ہزار تعداد کوئی بڑی بات نہیں اتنی بڑی جماعت میں یہ تعداد پوری ہو سکتی ہے- اور پھر مسیح موعودؑ کی سوانح حیات کے لئے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ بہت جلد اپنی درخواستیں روانہ کریں۔ ورنہ اس کے بعد آپ کو یہ کتاب نہ مل سکے گی۔ بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی ہے۔ صرف ۳۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہو سکے گی۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۲ فی نسخہ ہے۔

ملنے کا پتہ۔ **دفتر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور**

ترقی کا راز

سپورٹس کی اشیاء ارزاں قیمتوں پر احمدی فرم سے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خرید فرماویں انگلستان جس چیز کے ذریعہ ترقی کر کے ¼ حصہ دنیا پر قابض ہؤا۔ وہ سپورٹس ہے۔ اس لئے احباب سپورٹس مین بننے کی کوشش کریں۔

اشیاء		قیمت
والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پیسز اول درجہ	فی عدد	ے
" " " " دوم	"	عسہ
" " رنگین سرخ و سبز درجہ اول	"	عہ/۸
" " نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دوطرفی	"	صہ
" " " دوم " " یکطرفہ	"	للعہ
" " " " سوم " "	"	ے
بلیڈر ربڑ برائے والی بال نمبر ۴	"	۱۲
ہاکی سٹکس لیدر سیون اول درجہ رگدار عمدہ قسم	"	ے/۸
" " " " دوم " "	"	ے
" " لیدر بونڈ اول درجہ عمدہ قسم	"	عہ/۸
" " " " دوم	"	عہ
بال سفید چمڑا اول درجہ ریکارڈ کراؤن	"	عہ/۸
" " دوم سولجر	"	عہ
" " سوم پالیور	"	عہ/۸

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— ۱۴ ستمبر کی صبح کو وائسرائے نے ایوان اسمبلی میں تقریر کی - جس میں بیان کیا - لنڈن میں فیڈریشن کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے - میں ہمدردان وطن سے پرزور اپیل کرتا ہوں - کہ فضا کو پرامن رکھنے کی کوشش کریں - مجھے یقین ہے اقلیتوں کے سوال کا حل خاطر خواہ ہو جائے گا - جن کے حقوق کے تحفظ کا ملک معظم کی حکومت نے ذمہ لیا ہے - آپ نے کہا حکومت کے اخراجات کی تخفیف کمیٹی کی رپورٹ پر پورا پورا غور کیا جائیگا - اور قابل عمل تجاویز پر عمل شروع ہو گا - اقتصادی توازن کو برقرار رکھنے کے لئے ادنیٰ سے لے کر اعلیٰ تک ہر ایک کو قربانی کرنی پڑے گی - دہشت انگیز جلسے جو ہو رہے ہیں یہ بعض لوگوں کی تحریروں اور تقریروں کا نتیجہ ہیں - جن سے متاثر ہو کر نوجوان ایسی حرکات کرتے ہیں - مجھے امید ہے حکومت مجالس قانون ساز کی حمایت پر پورا اعتماد کر سکتی ہے - تاکہ خونریزی اور معقول ذرائع سے خلاف قانون حرکات کو نیست و نابود کر دیا جائے - جو ہندوستان کے نیک نام پر دھبہ ہیں ؛

—— ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایک جزیرہ برٹش ہانڈوراس کے مقام پر بحری طوفان نے ۱۱ ستمبر کو قیامت برپا کر دی - جس سے ۴ سو آدمی ہلاک اور نصف آبادی خانماں برباد ہو گئی - بحری کشتیاں اور ہوائی جہاز مصیبت زدوں کی امداد کے لئے بھیجے گئے ہیں ؛

—— وائنا سے ۱۳ ستمبر کی اطلاع ہے - کہ ڈاکٹر فریمر کے زیر قیادت آسٹریا کے شمالی صوبوں میں بغاوت پھوٹ پڑی ہے - اکثر مقامات پر آتش فساد بھڑک رہی ہے - باغیوں نے سرکاری عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے - اور سرکاری افسروں کو وہاں سے نکال دیا ہے ؛

—— جمعیتہ الاقوام کی اسمبلی کے صدر نے ۱۱ ستمبر کو جینوا میں اعلان کر دیا ہے - کہ کل سے میکسیکو جمعیتہ الاقوام میں داخل ہو جائیگا ؛

—— گوجرانوالہ میں نوجوان بھارت سبھا کانگرس کے خلاف سخت مظاہرے کر رہی ہیں - اور دونوں کے کارکنوں میں سخت کشیدگی پیدا ہو گئی ہے - نوجوان بھارت سبھا کے کارکن جلسے منعقد کر کے کانگرس کو کوستے رہتے ہیں

—— لنڈن سے ۱۵ ستمبر کی اطلاع ہے کہ آج گاندھی جی نے فیڈرل کمیٹی کے اجلاس میں ۴۵ منٹ تک تقریر کی اور کانگرس کے نقطہ نگاہ کی وضاحت کی - آپ نے کہا آج میں باغی کہلاتا ہوں - مگر میرے دل میں کامن ویلتھ کا امن پسند شہری بننے کی خواہش ہے - سردست میں تعاون کرونگا اور کام میں کوئی روکاوٹ نہ ڈالوں گا - لیکن اگر گول میز کانفرنس میں میری شرکت مفید نہ ہوئی - تو میں اس سے علیحدہ ہو جاؤں گا آپ کے بعد مالویہ جی نے آپ کی تائید کی ؛

—— سیالکوٹ سے ۱۵ ستمبر کی خبر ہے کہ آج سردار کھڑک سنگھ صاحب رہا کر دئے گئے - شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی - مگر اسے توڑ کر جلوس نکالا گیا - اور آپ نے ایک تقریر کی - جس میں کانگرس اور آریہ سماج کو خوب کھری کھری سنائیں ؛

—— شملہ ۱۵ اگست - بنکوں کی مرکزی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے - رپورٹ متفقہ ہے اختلاف صرف غیر ملکی تبادلہ زر کے مسئلہ پر ہوا ہے رپورٹ مرتب کرتے ہوئے ارکان کمیٹی نے اس بات کو پہلے تسلیم کر لیا تھا - کہ مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کا نظم و نسق ایسے

—— ناگپور سے ۱۲ ستمبر کی خبر ہے کہ ۱۱ کو کامٹی میں سخت ہندو مسلم فساد ہو گیا - جس پر قابو پانے کے لئے پولیس کو گولی چلانی پڑی - جس سے دو شخص ہلاک ہو گئے فوج نے بہت جلد حالات پر قابو پا لیا - ؛

—— سری نگر سے ۱۵ ستمبر کی خبر ہے کہ فسادات اور تجارتی کساد بازاری نے لوگوں کی حالت قابل رحم بنا دی ہے - ریاست مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے - اخراجات کم کئے جا رہے ہیں - ملازموں کی تنخواہوں اور سفر خرچ میں بے حد تخفیف کر دی گئی ہے - سرکاری بنگلے بھی اب اعلیٰ افسران کو نہ مل سکیں گے - تقرریاں اور ترقیاں بھی فی الحال روک لی گئی ہیں ؛

—— جموں سے ایک نامہ نگار نے اطلاع دی ہے - کہ وہاں ایک ہندو نوجوان اور لڑکی جو کالج میں اکٹھے تعلیم پاتے تھے - ان میں خاص تعلقات پیدا ہو گئے - جب متعلقین نے روکاوٹ پیدا کی - تو دونو نے اسّی فٹ کی بلندی سے مقامی نہر میں کود کر جان دیدی - لڑکوں اور لڑکیوں کی یکجا تعلیم کے حامیوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے ؛

—— کلکتہ کا ایک برقی پیغام مظہر ہے - کہ پر اچین کہانی کے مصنف کے قتل کے ملزم عبداللہ خاں اور امیر احمد کی سزائے پھانسی چھ ہفتہ کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے اور پریوی کونسل میں اپیل کے انتظامات کئے جا رہے ہیں

—— لنڈن سے ۱۲ ستمبر کی خبر ہے - کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کے حلقہ انتخاب میں ایک جلسہ کیا گیا - جس میں یہ تحریک منظور ہو گئی ہے - کہ مسٹر موصوف اپنی نشست سے مستعفی ہو جائیں ؛

—— شملہ سے ۱۴ ستمبر کی اطلاع ہے - کہ یکم اکتوبر سے انگلستان کے فوجیوں کی تنخواہ میں تخفیف ہو جائیگی اور اسی تاریخ اور اسی شرح سے ہندوستان اور سلطنت کے دیگر حصص میں بھی برطانی افسروں کی تنخواہ میں کمی کر دی جائے گی ؛

—— یونیورسٹی کے پرچے چرانے کے مقدمہ کی سماعت ۱۳ ستمبر کو رہتک میں شروع ہو گئی ہے - جس میں ایک مسلمان ماخوذ ہے ؛

—— ۱۴ ستمبر کو پشاور میں کانگرس کی طرف سے غیر ملکی پارچہ کی دو کانوں پر پکٹنگ کیا گیا - اور ساتھ ہی اعلان کیا گیا - کہ سرخ پوش کانگرس کا جزو لاینفک ہیں - لیکن سرخ پوشوں نے ڈونڈی پٹوا کر اعلان کر دیا - کہ کانگرسی پکٹنگ کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں ؛

—— مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور لدھیانہ کے مشہور کانگرسی ڈاکٹر محبوب عالم قریشی نے کانگرس سے استعفیٰ دیدیا ہے - ڈاکٹر صاحب نے صدر کو لکھا ہے - کہ چونکہ کانگرس میں کئی فرقہ پرست ہندوؤں کی ذہنیت کام کر رہی ہے - جو ذاتی اقتدار کی خاطر مسلمانوں کے حقوق کو پس پشت ڈال رہے ہیں - اس لئے میں اس کے ساتھ کام نہیں کر سکتا ؛

—— ملک کی موجودہ اقتصادی پستی کا خیال کرتے ہوئے مسلم یونیورسٹی علیگڈھ نے فیصلہ کیا ہے - کہ علاوہ ان وظائف کے جو عام طور پر لائق طلباء کو ہر سال دئے جاتے ہیں - مزید مراعات بھی ان ہونہار طلبا کو دی جائیں - جو اس سال یونیورسٹی میں داخل ہوں گے ؛

—— شملہ ۱۵ ستمبر - آج کونسل آف سٹیٹ کا موسم خزاں کا پہلا اجلاس منعقد ہوا - سر ہنری مانکریف سمتھ صدر کونسل نے مہاراجہ محمود آباد کی وفات پر اظہار افسوس کیا - اور لالہ رام سرن داس کے ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا - کہ اگر آئندہ تین چار ماہ کے دوران میں حالات میں تبدیلی نہ ہوئی - تو قانون درآمد گندم میں ایک سال مزید کی توسیع کر دی جائے گی ؛

بمبئی ۱۴ ستمبر - اخبار نویسوں کی انجمن کی ایگزیکٹو کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی ہے - جس کی نقول سکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ حکومت ہند اور صدر اسمبلی کو بھیجی گئی ہیں - اس قرارداد میں افسوس کا اظہار کیا گیا ہے - کہ آرڈیننس تعلقات خارجہ کو اب مروجہ قانون کی شکل دینے کی کوشش کی جا رہی ہے جو قطعی غیر ضروری ہے - آرڈیننس اور مجوزہ بل دو تو قابل اعتراض ہیں - کیونکہ وہ ہندوستانی اخبارات کو ہمسایہ حکومتوں کی ایسی تحریک کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنے کو بھی ناجائز قرار دیتے ہیں جس میں مطلق العنانی کی بجائے آئینی حکومت کا مطالبہ کیا گیا ہو

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ؛